افاغنہ ہوشیارپور



فاران پبلی کیشنز ۲۸-۱/اے رفیق سٹریٹ ملتان روڈ سانده خورد لاہور

افاغنۂ ہوشیار پور

فرزندانِ افاغنۂ ہوشیار پور کی دلاوری، بہادری اور جاں نثاری کے محیر العقول واقعات ایک سکھ جگیدار پاکھر سنگھ کے مشاہدات و تاثرات۔ اس کے لندن سے بھیجے ہوئے خط کے مندرجات اندر کے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

*

تصنیف
محمد ایوب خان

فاران پبلی کیشنز
۲۸/اے رفیق سٹریٹ
ملت روڈ۔ سانده خرد
لاہور



حکایت از قد آں یار دلنواز کنیم

بایں فسانہ مگر عمر خود دراز کنیم

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲

جملہ حقوق بحق فاران پبلی کیشنز محفوظ

ادارہ نشر و اشاعت فاران پبلی کیشنز ۲۸۔اے رفیق سٹریٹ ملت روڈ

اسلام پورہ ——— لاہور

سال اشاعت: ۱۴۰۵ھ ——— ۱۹۸۵ء

طابع: کارواں پرنٹنگ پریس دربار مارکیٹ ——— لاہور

کتابت: تمیز خلیل احمد بٹ ——— ننکانوی

ملنے کا پتہ: مکتبہ کارواں کچہری روڈ انارکلی ——— لاہور

اس پی ڈی ایف میں تاریخ افاغنہ ہوشیار پور کتاب کے صرف اس حصے کو شامل کیا گیا ہے جو کہ ہوشیار پور میں آباد نیازی قبائل کی آبادی بارے معلومات فراہم کرتا ہے

کاوش: فیسبک پیج نیازی پٹھان قبیلہ

@NiazipathanTribe

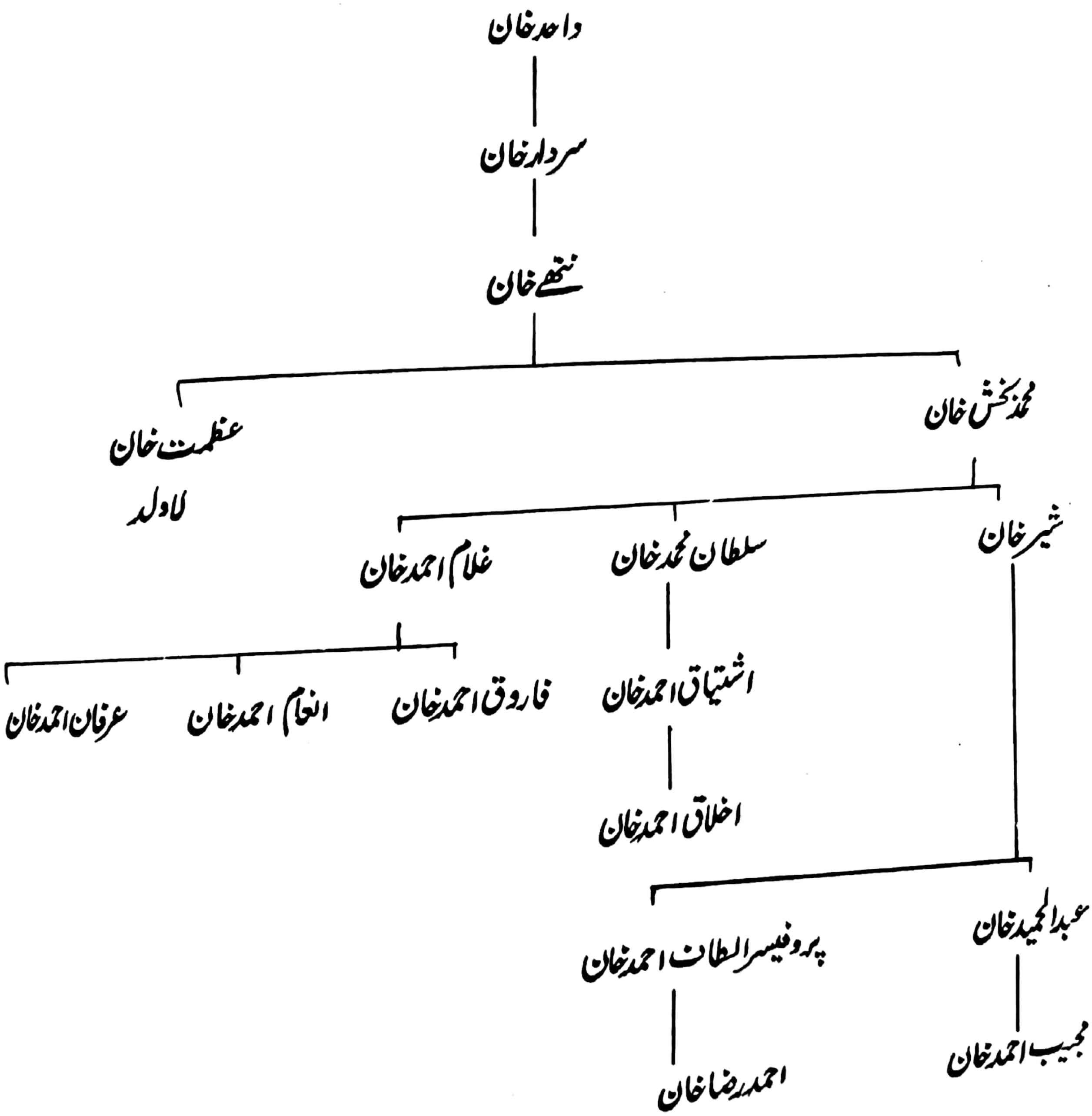
موچھپور

موچھ پور:- نیازی افغانوں کا یہ موضع بسی علی خان سے متصل قلعہ شیر خان کے شمال میں واقع تھا۔ اس جگہ نیازیوں کے چار خاندان آباد تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ا:- خاندان واحد خان:-

میاں واحد خان کی تیسری پُشت پر محمد بخش خان کے تین بیٹوں شیر محمد خان۔ سلطان محمد خان اور غلام احمد خان سے اس خاندان کا سلسلہ آگے بڑھا۔ شیر محمد خان کے دو فرزنداں تھے ڈاکٹر عبدالمجید خان اور پروفیسر الطاف احمد خان۔ اول الذکر ڈاکٹر عبدالمجید خان کے اکلوتے فرزند مجیب احمد خان فیصل آباد میں ایک مشہور ڈینٹل سرجن ہیں نہایت ملنسار۔ متواضع شخصیت ہیں۔ پروفیسر الطاف احمد خان نیازی ہر قسم کے جانوروں کی بولی بولنے میں عالمگیر شہرت کے مالک تھے انہوں نے یورپ امریکہ۔ مڈل ایسٹ اور ہندوستان بھر میں اپنے اس فن کا سِکّہ منوایا اور شہرت حاصل کی ان کے اکلوتے فرزند احمد رضا خان ان دنوں فرانس کی کسی فرم میں ملازم ہیں۔

شیر محمد خان کے بھائی سلطان محمد خان کے پوتے اخلاق احمد خان اے جی آفس لاہور میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر فائز ہیں۔ بہت خاموش طبع اور نیک سیرت نوجوان ہیں۔ اس طرح غلام احمد خان کے تین بیٹے ہیں بڑے فاروق احمد خان فوج میں میجر ہیں۔ انعام احمد خان ایم ای ڈی سکول ماسٹر اور عرفان احمد خان ایم اے ایل ایل بی کرنے کے بعد لاہور میں پریکٹس کر رہے ہیں۔


واحد خان
سردار خان
ننھے خان
محمد بخش خان
عظمت خان
لاولد
شبیر خان
سلطان محمد خان
غلام احمد خان
فاروق احمد خان
انعام احمد خان
عرفان احمد خان
اشتیاق احمد خان
اخلاق احمد خان
عبدالحمید خان
پروفیسر الطاف احمد خان
مجیب احمد خان
احمد رضا خان

خاندان سُولے خان

خاندان سولے خان :-

غلام رسول خان عرف سولے خان اس خاندان کی ایک بلند پایہ بہادر اور علاقے بھر ایک معروف شخصیت تھے۔ ان کی اولاد نرینہ فتح محمد خان اور سمند خان دو بیٹے تھے جو اس خاندان کے آفتاب و ماہتاب متصور ہوتے تھے۔ فتح محمد خان کے دو تربیت یافتہ فرزندان ڈاکٹر امیر الدین خان ایم بی بی ایس شہید انتہائی شفیق، انسان دوست اور خدمت خلق کے لیے دن رات مستعد رہتے تھے۔ ان کی اولاد نہ تھی۔ ان کے چھوٹے بھائی نیاز محمد شہید تھے۔ دونوں بھائی مدت تک برما میں رہے اور ۱۹۴۷ء میں سکھ حملہ آوروں سے اپنا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ نیاز محمد خان کے چھوٹے بھائی نیاز محمد خان شہید کے دو نیک نہاد صاحبزادے ہوئے اول نیاز احمد خان (بریگیڈیر) دوئم ریاض احمد خان۔

بریگیڈیر نیاز احمد خان نیازی : موصوف نیاز محمد خان نیازی کے فرزند ارجمند تھے۔ ۹ جنوری ۱۹۱۳ء موچھ پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۳ء میں فیصل آباد (لائلپور) ایگریکلچر سے بی ایس سی ایگریکلچر کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۶ء میں انہوں نے فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ راجپوتانہ رائفل کے کمانڈر رہے۔ دو سال ہانگ کانگ میں اپنی عسکری صلاحیتوں کے جوہر دکھانے پر مامور رہے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان آرمی میں بریگیڈیر کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہتے ہوئے ۱۹۵۵ء میں ریٹائر ہوئے اور اپنی زرعی اراضیات کی دیکھ بھال میں مصروف رہنے لگے۔ اگست ۱۹۹۱ء حیدر آباد سندھ میں اچانک دفاعی شریان پھٹ جانے سے اپنی ملک بقا ہوئے۔ موصوف بڑے ہر دلعزیز طبع، نیز اور بہادر ہستی تھے۔ انہوں نے اپنی نشانی جو پوری طرح ان کے کردار و عمل کا نقش ثانی ہیں اپنے دو فرزندان مزمل خان نیازی اور عامر خان نیازی چھوڑے۔

۱۔ مزمل خان :- موصوف نے ۱۹۶۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فزکس اور میتھمیٹکس میں بی ایس سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد امریکہ یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئرنگ کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۷۰ء میں ٹیکساس یونیورسٹی سے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم کے مذکورہ مدارج طے کرنے کے بعد موصوف انٹرنیشنل ہاوسٹر میں بحیثیت وائس پریذیڈنٹ براجمان ہوئے۔ ان دنوں موصوف پاکستان میں مینو پاک موٹرز لمیٹڈ میں بحیثیت ڈائریکٹر آپریشن اینڈ پروڈکشن تعینات ہیں۔

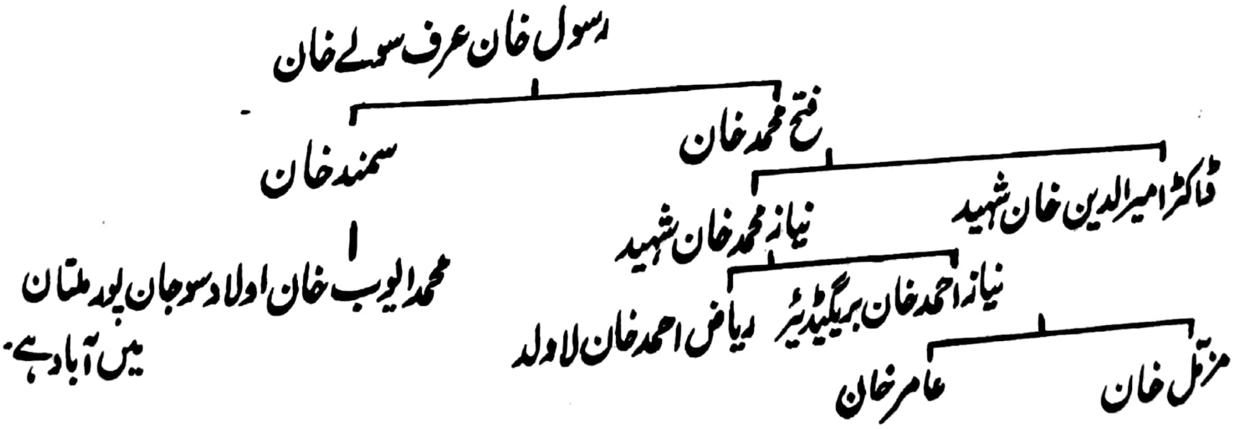
۲۔ عامر خان نیازی :- اس ہونہار نوجوان نے ایچی سن کالج لاہور میں تعلیم کے دوران ۱۲ طلائی میڈل حاصل کیے

۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء کے دوران ساؤتھرن میتھوڈسٹ یونیورسٹی سے بی بی اے اور ایم بی اے کے امتیازی امتحانات پاس کر کے یونیورسٹی میں صف اول کے طالب علم کہلانے کا اعزاز حاصل کیا، یہ اعجاز آج تک کسی غیر ملکی طالب علم کو اس سے پہلے کبھی حاصل نہ ہوا تھا۔ ان دنوں موصوف بحیثیت مینو فیکچرنگ مینجر امریکہ کی ایک مشہور سٹیٹ کنٹاکی (بلیو گراس سٹیٹ) کی شہرت یافتہ فرم میں تعینات ہیں۔

محمد ایوب خان خلف سمند خان :- موصوف سمند خان مذکورہ کے اکلوتے لخت جگر ہیں۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ریلوے میں بحیثیت گارڈ بھرتی ہوئے۔ چونکہ موصوف فٹ بال کے ایک بے مثال کھلاڑی تھے۔ اس لیے ان کا کام صرف ریلوے ٹیم کی کپتانی کے فرائض انجام دینا اور مقابلوں میں حصہ لینے تک محدود تھا۔ بڑی ہنس مکھ اور متواضع شخصیت ہیں۔ ان دنوں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سوجان پور (ملتان) میں آباد اپنی زرعی اراضیات کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔

اس خاندان کے دیگر افراد عبدالغنی خان و عبدالرشید خان پسران امیر خان اس بستی کی معروف شخصیات تھیں۔ صابر خان خلف عبدالغنی خان عرب میں مقیم خوشحال کاروباری ہیں۔ عبدالرشید خان کی نسل کے لوگ خانپور میں آباد ہیں۔

۴۹ شجرہ خاندان سولے خان



اس خاندان کے دیگر افراد عبدالغنی خان و عبدالرشید خان پسران میر خان تھے۔ عبدالغنی کے ایک فرزند صابر خان عرب میں مقیم اور کاروبار کرتے ہیں عبدالرشید خان کی اولاد خانپور میں آباد ہے۔

خاندان عزیز الدین خان :- عزیز الدین خان کے اکلوتے بیٹے فتح دین خان اس بستی کے نمبردار اور علاقے کی مشہور شخصیت تھے۔ عزیز الدین خان کے دو پوتے محمد یوسف خان اور محمد یعقوب خان تھے۔ محمد یوسف خان کے تین بیٹے ہیں۔ محمد عابد خان سیکرٹریٹ میں ملازم ہیں دوسرے محمد عارف خان انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ ہیں۔ تیسرے محمد طاہر خان انگلینڈ میں اچھے کاروباری ہیں۔ اور محمد یعقوب خان کے اکلوتے فرزند حامد علی خان بی اے بطور اسسٹنٹ ٹریفک مینجر تعینات ہیں۔

۴- شجرہ خاندان:

عزیز الدین خان
- فتح دین خان نمبردار
  - محمد یوسف خان
    - محمد عابد خان
    - محمد عارف خان
    - محمد طاہر خان
  - محمد یعقوب خان
    - حامد علی خان

۵- خاندان علی خان رسالدار میجر: علی محمد خان رسالدار میجر خلف فتح محمد خان اس موضع کی ایک نابغہ بلند آہنگ اور معروف شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار بیٹے عطا فرمائے بڑے نیاز محمد خان فوج میں جمعدار تھے ان سے چھوٹے فیض محمد خان لاولد فوت ہوئے ان سے چھوٹے امیر محمد خان اور نور محمد خان تھے۔

جمعدار نیاز محمد خان :- کے چار فرزندان تھے۔ محمد حسین خان حکیم علی حسین خان شہید نارو ننگل۔ نذیر احمد خان دفعدار اور احمد حسین خان

محمد حسین خان کی اولاد :- نذیر احمد خان۔ شبیر احمد خان شہید نارو ننگل موصوف فوج میں ملازم تھے انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکی چھوڑی۔ نفیس احمد خان ملٹری میں ملازم تھے ان کے اکلوتے بیٹے ادریس احمد خان بڑے ملنسار کاروباری اور گلیکسو لیبارٹری میں یونین کے صدر ہیں۔ ان کے فرزند ارجمند کا نام رضوان احمد خان ہے جو زیر تعلیم ہیں۔ نذیر احمد خان کے دو بیٹوں کے نام وحید احمد خان اور توحید احمد خان ہیں توحید احمد خان وفات پا چکے ہیں۔ مقصود احمد خان دو بیٹوں کے باپ ہیں بڑے

محمد طارق خان ایم ایس سی ہیں اور چھوٹے محمد اکرم خان اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کوشاں ہیں۔

حکیم علی حسین شہید کی اولاد : ان کی صرف ایک ہی دختر ہیں۔ موصوف نے نارو ننگل کے حملہ دوران جامِ شہادت نوش فرمایا علاقہ کی ممتاز شخصیت تھے۔

دفعدار شیر احمد خان کی اولاد : ان کے بفضلہ چھ فرزندان ہیں بڑے ممتاز خان پرائیویٹ فرم میں ملازم ہیں دوسرے عبدالرزاق خان محکمہ انکم ٹیکس میں سپروائزر ہیں۔ ان سے چھوٹے اعجاز احمد۔ ریاض احمد۔ عبدالجبار اور عبدالستار کاروبار کرتے ہیں۔

اولاد امیر محمد خان خلف علی محمد خان رسالدار میجر : موصوف کے تین بیٹے تھے۔ بڑے وزیر محمد خان جو ملٹری میں دفعدار تھے۔ دوسرے محمد حسن خان ملٹری میں ملازم تھے تیسرے احمد حسن خان قادری۔

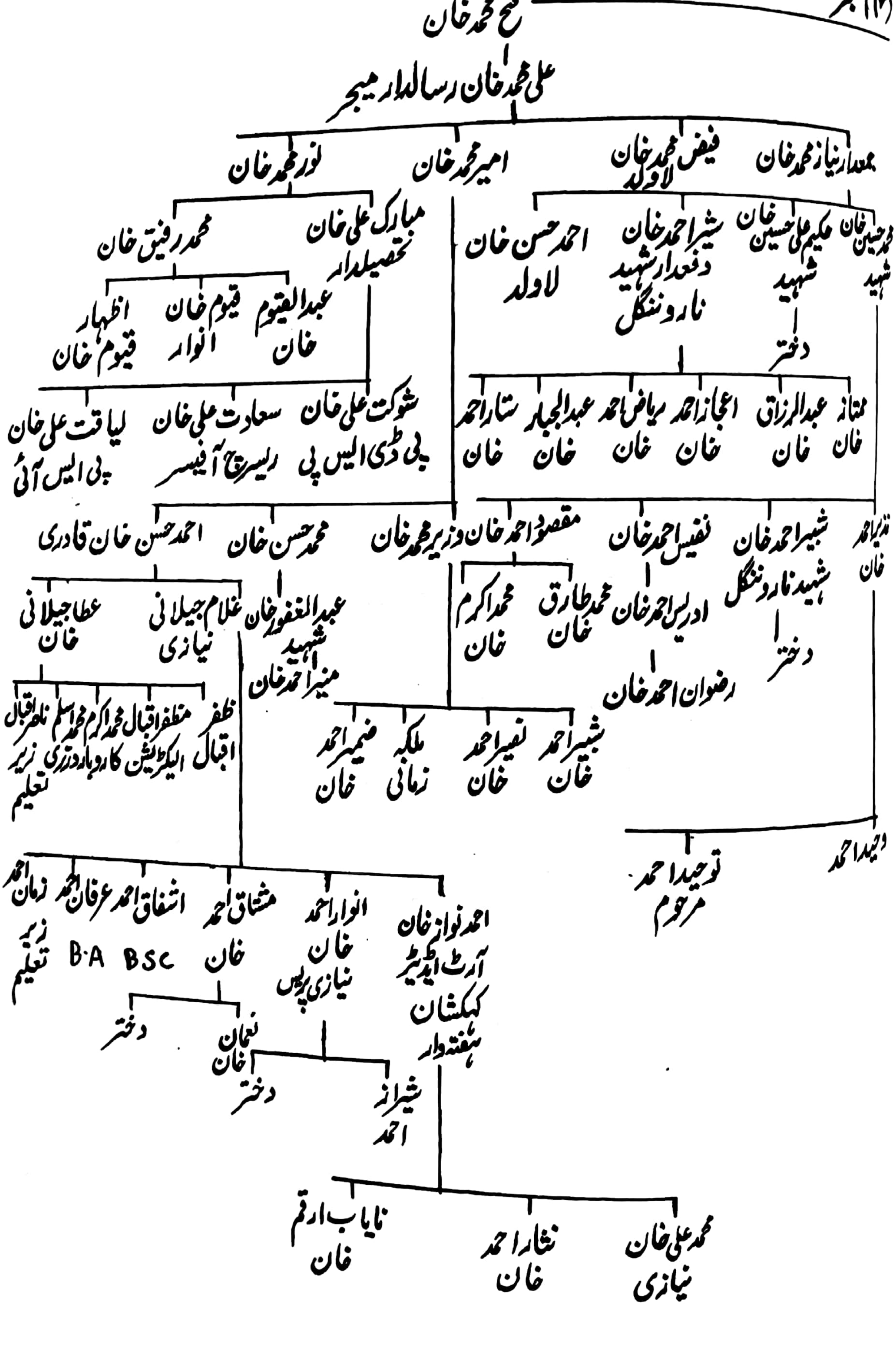
محمد حسن خان کے اکلوتے بیٹے عبدالغفور خان اپنی زوجہ محترمہ عظیم النساء بیگم کے ہمراہ نارو ننگل کے حملہ میں شہید ہوئے ان کے فرزند منیر احمد خان گلیسکو کمپنی میں ملازم اپنے والد بزرگوار کی ایک ہی نشانی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زندگی اور عزت و سربلندی تفویض فرمائیں۔

احمد حسن خان : قادری کے فرزند غلام جیلانی خان نیازی پریس لاہور کے اور ہفت روزہ کہکشاں کے مالک و مدیر ہیں ان کے بھائی عطا جیلانی خان کتابوں کی دوکان کے مالک ہیں۔

نور محمد خان خلف علی محمد خان رسالدار کے دو بیٹے مبارک علی خان تحصیلدار مرحوم اور محمد رفیق خان ملٹری آڈیٹر آفیسر تھے۔

مبارک علی خان کے بڑے بیٹے شوکت علی خان مرحوم پی ڈی ایس پی تھے۔ سعادت علی خان نائیٹنشن لیبارٹری میں ریسرچ آفیسر ہیں۔ اور لیاقت علی خان پی ایس آئی ہیں۔

(۴) شجرہ خاندان علی محمد خان نیازی



Scanned by CamScanner

بستی علی خان نیازیاں

نیازی افغانوں کی یہ مشہور اور ممتاز بستی موچھ اور قلعہ شیر خان کے مابین واقع اپنے آباد کنندہ علی خان نیازی کے نام سے موسوم اور اپنے فرزندوں کے محاسن و خصائص کی بنا پر ایک امتیازی شان کی حامل تھی۔ علی خان مذکور کی تیسری پشت پر الف خان اور فقیر اللہ خان پسران حسین خان نیازی وہ مبارک و مسعود ہستیاں ہو گزری ہیں جن کی اولاد نے اس خاندان کی عظمت کو چار چاند لگا کر اس کے تشخص و تفرد کو دوام بخشا۔ یہ لوگ اسلام کے شیدائی۔ حد درجہ غیور، بہادر اور اپنے اسلاف کی روایات پر سختی سے کاربند ہی نہ تھے بلکہ محب الوطنی کے جذبے سے سرشار۔ انسان دوست نیک نہاد نیز زندگی کی اعلیٰ اقدار سے پوری طرح آراستہ و پیراستہ بھی تھے۔ اس بستی کی چند ایک معروف و ممتاز شخصیات کا تعارف اس طرح ہے۔

وزیر علی خان جلال الدین خان کے فرزند اکبر تھے محکمہ مال میں امتیازی عہدے پر فائز رہے ان کے چار فرزندوں میں بڑے

۱۔ عبدالمجید خان شہید ریلوے میں ملازم رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے بڑے نیک سیرت بزرگ ہستی تھے نارونگل میں کفّار کے حملہ کے دوران شہید ہو کر اپنے خالق حقیقی کے سایۂ رحمت میں سرفراز ہوئے۔

۲۔ پروفیسر عبدالحمید خان شہید۔ موصوف علم و ادب کا ایک ایسا سرچشمہ اور روشنی کا ایک ایسا مینار تھے جن کے چشمۂ فیض سے نہ صرف ہزاروں طالبانِ علم و ادب نے اپنی تشنگی دور کی بلکہ اس چراغ نور کی ضیا باریوں نے تاریک راستوں اور اندھیروں کو روشنی اور اجالوں میں بھی بدل کر رکھ دیا۔ موصوف ساہی وال اور کیمل پور کی عظیم درسگاہوں کے علاوہ دور و نزدیک کے متعدد کالجوں میں ایک باعظمت و باوقار پروفیسر رہے تقسیم پنجاب کے موقعہ پر ہندو اور سکھ فوجوں کے انسانیت سوز حملوں سے بمقام نارونگل ہزاروں بندگانِ خدا کی حفاظت کرتے ہوئے راہِ خدا میں معہ اپنی پاک سیرت زوجہ محترمہ اور بچیوں کے شہید

ہوکر شہدائے بدر کی صف میں شامل ہوئے موصوف کے تین سعادت مند فرزندان نے شہرت کی بلندیوں پر محوِ پرواز رہتے ہوئے اپنے اسلاف اور خاندان کی عظمت و توقیر میں اضافہ کیا۔

ا۔ فضل الرحمان خان نیازی۔ خوبصورت۔ صحت مند، دوست نواز اور ایک ملنسار نوجوان ہیں انکم ٹیکس کے محکمہ میں ایک امتیازی عہدے پر براجمان رہے لیکن طبیعت کا رجحان چونکہ اپنی وسیع و عریض اراضیات کی فارمنگ کی طرف زیادہ تھا ملازمت سے جلد ہی فارغ ہو کر اپنے مذکورہ شوق میں منہمک ہو گئے اِن دنوں اپنے اسلاف کے ابتدائی وطن ضلع میانوالی اور سون سیکسر کے قرب و جوار میں اپنی اراضیات سے سونا اُگانے اور پھلدار باغات کی شجرکاری میں مصروف ہیں۔

ب۔ کرامت رحمان خان نیازی چیف آف پاکستان نیوی (ریٹائرڈ) ستارۂ جرأت۔
اپنے والد بزرگوار پروفیسر عبدالحمید خان شہید کی دعاؤں اور آرزوؤں کا حاصل کرامت رحمان خان نیازی افاغنہ ہوشیارپور کی وہ ممتاز اور منفرد شخصیّت ہیں جس کے بے مثال کارناموں کی بدولت نہ صرف افغان قوم بلکہ ملّتِ اسلامیہ کے ہر فرد و بشر کا سر افتخار بلند ہے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں موصوف نے جس قسم کے کارہائے نمایاں انجام دے کر ملک و ملّت کا تحفظ کیا اور دشمن حملہ آور کے بحری بیڑے "دوارکا" کو سمندر کی تہہ میں پہنچا کر دشمن کے سرِ غرور کو جس طرح پامال کیا ان کے اس بہادرانہ کارنامے کی نظیر تاریخ کے اوراق میں خال خال دکھائی دے گی ان کے اس عظیم کارنامے کے بعد ان کی زندگی کے دیگر پہلوؤں پر اگر ہم روشنی ڈالیں تو صرف یہی کہہ دینا کافی ہوگا کہ موصوف انتہائی محبت نواز، ملنسار، غریب پرور اور ہر اپنے پرائے کے دکھ درد میں کام آنے والی شخصیت ہیں۔ اپنے اعلیٰ کردار اور بے مثال کارناموں کی بدولت پاکستان نیوی کے چیف آف سٹاف رہتے ہوئے باوقار انداز میں ریٹائر ہوئے۔

ج۔ قمر الرحمان خان ڈاکٹر پاکستان کے معروف ڈاکٹروں میں شمار ہوتے ہیں موصوف کو اپنے پیشے اور فن میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ غریب اور مستحق مریضوں کی امیدوں کا سہارا سمجھے جاتے ہیں انتہائی مخلص۔ با اصول اور غریب پرور پیشہ ور ڈاکٹر ہیں ان کا مشہور کلینک صفانوالہ چوک مزنگ لاہور میں واقع ہے۔

آغا عبدالرشید خان نیازی ایڈوکیٹ

موصوف خان وزیر علی خان کے تیسرے صاحبزادے چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتے ہیں بڑی قد آور اور گرجتی برستی شخصیت ہیں۔ اس عالم کہنگی میں بھی ان کا جمال و جلال دیدنی ہے۔ افغانوں میں ایسی شخصیت کا زندہ رہنا غنیمت ہے۔

خان محمد شریف خان

خان وزیر علی خان کے سب سے چھوٹے بیٹے اور پروفیسر عبدالحمید خان کے برادر اصغر۔ حددرجہ شریف۔ متین اور سنجیدگی کا ایک پیکر ہیں محکمہ پوسٹ آفس میں سپروائزر رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے۔

ان کے چار صاجزادے ہیں۔ بہ جیس احمد خان ایڈوکیٹ۔ طارق نیازی ایم ایس سی ملازم۔ بابر خان نیازی ملٹری میں کپتان اور عامر نیازی زیر تعلیم ہیں۔

فضل محمد خان شہید

موصوف فیض اللہ خان کے اکلوتے بیٹے تھے طبعاً شریف اور غیور واقع ہوئے تھے بمقام موچپور ڈاکٹر امیرالدین خان کے ہمراہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کے فرزند محمد اسلم خان سوجان پور میں مقیم اپنے زمیندارہ میں مصروف ہیں۔

غلام احمد خان شہید

موصوف خان اکبر خان نیازی کے فرزند تھے بڑے بہادر اور جیالے نوجوان تھے۔ حملے کے دوران کفار کا مقابلہ کرتے ہوئے شہادت سے معزز ہو کر اپنے پروردگار کے سایۂ عاطفت میں عافیت کوش ہوئے۔

خان رحمت خان شہید

موصوف حسین خان خلف اکبر خان کے لخت جگر تھے۔ اپنے چچا غلام احمد خان کے ہمراہ دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت سے سرفراز ہوئے۔

خان محمد صدیق خان

اس خاندان کی معروف شخصیت۔ محکمہ پولیس میں تھانیدار رہے حددرجہ دیانت دار۔ با اصول آفیسر رہے۔ ان کے اکلوتے بیٹے علیم احمد خان بی اے برمنگھم انگلینڈ میں کاروبار کرتے رہے آج کل پاکستان میں مقیم ہیں۔

خان ظہیر احمد خان

موصوف نورالدین خان کے فرزند نیک سیرت۔ ملنسار متواضع اور دوست نواز بزرگ ہیں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں انسپکٹر رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے۔ ان کے اکلوتے بیٹے توقیر احمد خان کیمسٹری کے پی ایچ ڈی اور

گورنمنٹ سائینس کالج لاہور میں پروفیسر ہیں۔

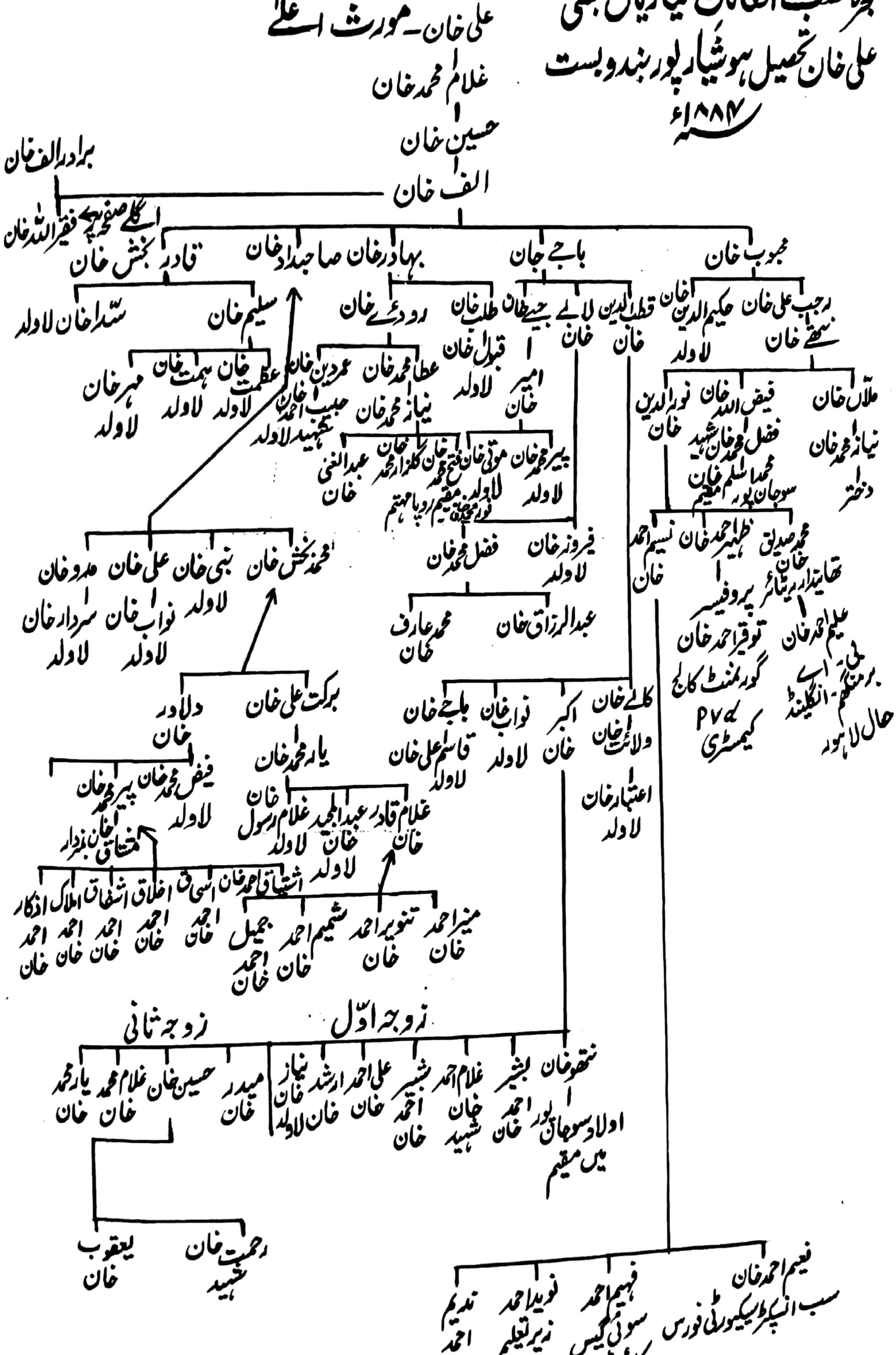
نیم احمد خان۔ نائب کورٹ ریٹائر ہوئے ان کے ایک فرزند نعیم احمد خان سیکورٹی فورس میں سب انسپکٹر ہیں دوسرے لڑکے فہیم احمد خان محکمہ سوئی گیس میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر فائز ہیں۔

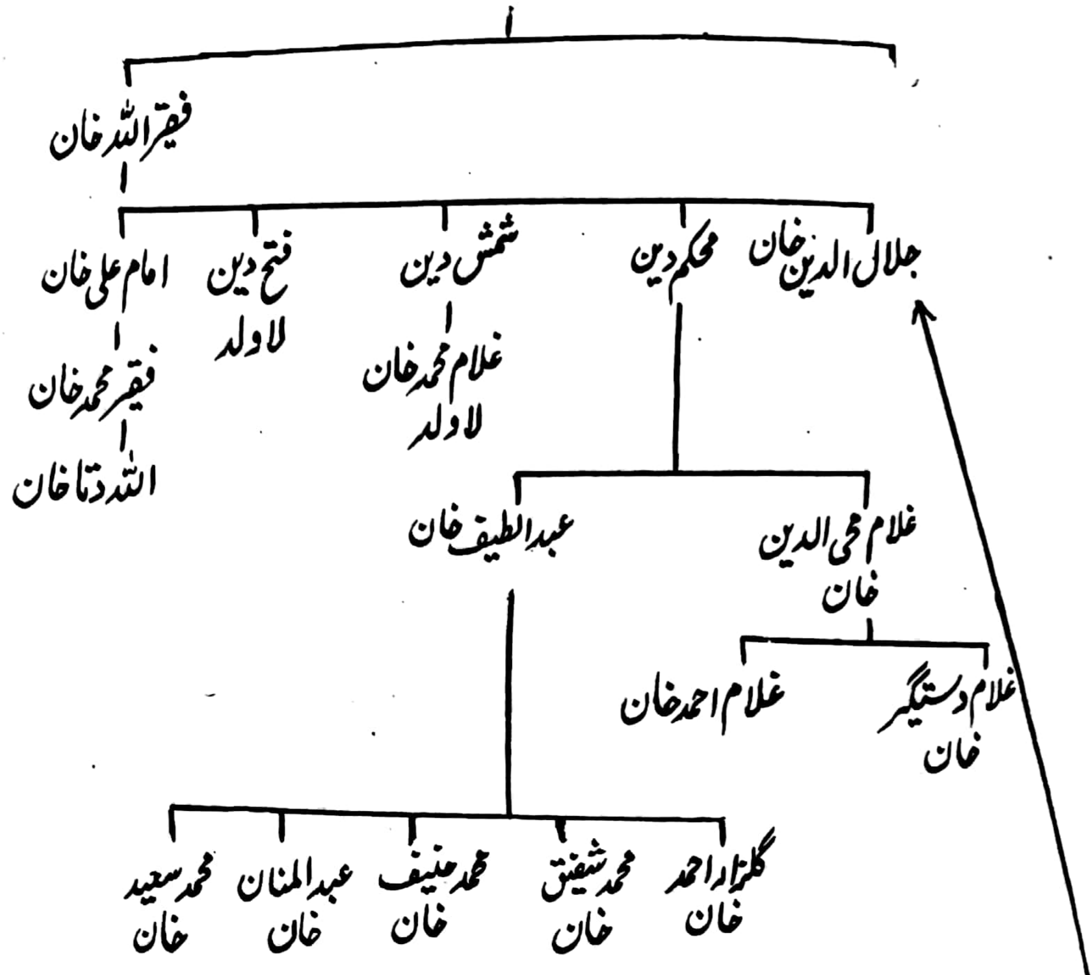
حبیب احمد خان شہید موصوف عمردین خان نیازی کے فرزند انتہائی فرض شناس اور مودّب نوجوان تھے حملے کے دوران نارونگل میں بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے۔

رفیق احمد خان خلف فیض اللہ خان موصوف اس خاندان کی ایک بڑی ہر دلعزیز شخصیت تھے کوٹ لکھپت بحیثیت اسٹیشن ماسٹر تعینات تھے۔ ۱۹۷۱ء پاک بھارت جنگ کے دوران بھارتی جہازوں کی بم باری سے شہید ہوکر راہی ملک بقا ہوئے۔ ان کے بڑے بھائی حبیب خان ملٹری آڈٹ اینڈ اکاؤنٹ میں بحیثیت عہدیدار براجمان ہیں۔

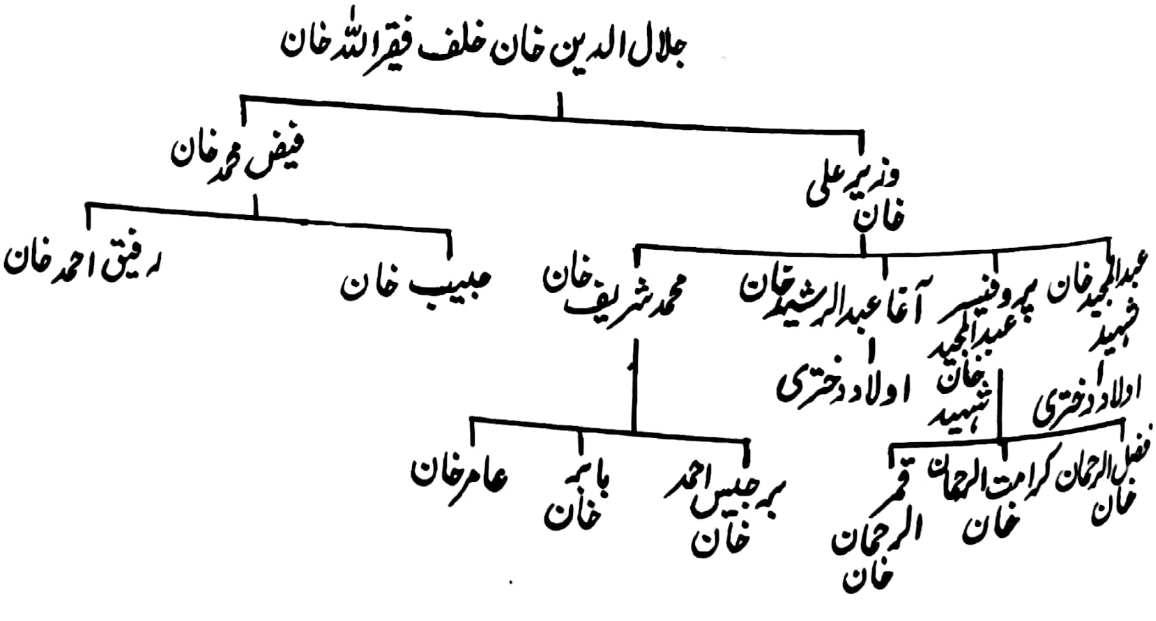
یہ ہے ایک مختصر سا تعارف بسی علی خان کی چند ایک شخصیات کا۔ اس بسی کے زیادہ تر افغان زمیندارہ کی طرف مائل اور خوشحالی سے زندگی گزارنے میں مصروف ہیں۔

شجرہ نسب افغانان نیازیاں بستی علی خان تحصیل ہوشیارپور بندوبست سنہ ۱۸۸۴ء





اولاد جلال الدین خان



نارونگل

یہ نیازیوں کا سب سے بڑا قصبہ بسی جمال خان اور موچھ پور کے شمال میں واقع اپنی خصوصیات کے اعتبار سے علاقہ بھر میں مشہور و معروف قصبہ تھا۔ پہاڑ کے دامن میں یہ جگہ قدرتی مناظر۔ طرح طرح کے باغات اور ہر طرف سبزہ زاروں نے اس خطۂ زمین کو رشک فردوس بنا رکھا تھا۔ یہ جگہ بہادروں کی آماجگاہ اور شمع اسلام کے پروانوں کا ایک گہوارہ تھی۔ تقسیم پنجاب کے وقت جبکہ قرب و جوار کی بستیوں اور مواضعات کے لوگ اپنے اپنے تحفظ کی خاطر ہزاروں کی تعداد میں اس جگہ نیازی افغانوں کے پاس جمع ہو چکے تھے۔ ریاستوں اور سرکاری ہندو اور سکھ فوج پر مشتمل پندرہ سولہ ہزار کے جتھے نے اِن بے سرو سامان اور ہر طرح کے مجبور انسانوں پر حملہ آور ہو کر جس طرح انسانیت کی تذلیل کا مظاہرہ کیا وہ دردناک داستان ہر کہہ و مہ کی زبان پر آج بھی سنائی دیتی ہے۔ نارونگل کے ان افغانوں نے اپنے ان مہمانوں کا تحفظ کرتے ہوئے جس نرالی شان سے اپنی جانوں کو ایک فرض کی ادائیگی میں قربان کرتے ہوئے اپنے اور اپنی اولادوں کے مقدس خون سے اس سرزمین کے ذرہ ذرہ کو رنگین قبا بنایا ان کی جانثاری۔ انسان دوستی۔ فرض شناسی اور بہادری کی داستانِ خونچکان تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ دائم و قائم رہے گی۔

اس قصبہ میں نیازی افغانوں کے کم و بیش تین خاندان آباد تھے ہر خاندان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ خاندان لال خان نیازی :۔

لال خان موصوف کے چار بیٹوں نور محمد خان۔ پیر محمد خان۔ نذر محمد خان اور نیاز محمد خان سے اس خاندان کا سلسلہ آگے بڑھا۔ نور محمد خان کے چار فرزندوں میں سے جیون خان اور حبیب احمد خان دونوں بھائیوں نے بہادرانہ طریقہ سے جام شہادت نوش کیا اور ان کے ایک بھتیجے محمد اعظم خان خلف عثمان خان بھی راہ حق میں اپنے بچوں کی طرح فدائے ملت ثابت ہوئے۔

جان محمد خان شہید: موصوف نیاز محمد خان خلف لال خان نیازی کے بڑے فرزند تھے پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدے پر مامور رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے بہادری۔ بے خوفی اور خاندانی ناموس پہ قربان ہو جانے کا وصف انہیں میراث میں حاصل تھا۔ ان کی وسیع و عریض قلعہ نما شاندار حویلی میں اطراف و جوانب کے افغان رشتہ دار معہ خواتین اور بچوں کے پناہ حاصل کئے ہوئے تھے۔ پندرہ سولہ ہزار کی مسلّح اور تربیت یافتہ فوج کا حملہ اور اس کا مقابلہ ذرا چشم تصور سے کام لیا جائے تو موصوف کی بہادری کا آسانی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے اپنے عزیزوں کے ساتھ مشرقی مورچہ کا دفاع کرتے ہوئے اپنے بھائیوں احسان محمد خان۔ محمد اسلم خان۔ محمد امین خان خلف احسان محمد خان۔ بشیر احمد خان خلف نذر محمد خان اور اپنے بیٹے محمد شمیم خان کو ساتھ لے کر اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ ان کا فرزند ارشد عظیم خان جنہوں نے باپ کے شانہ بشانہ کفّار کا مقابلہ کیا ان دنوں بحیثیت تحصیلدار اوکاڑہ میں تعیّنات ہیں۔

۱۔ تفصیل اس دردناک داستان کی دوسری جگہ ملاحظہ فرمایئں۔

شجرہ لال خان

لال خان نیازی

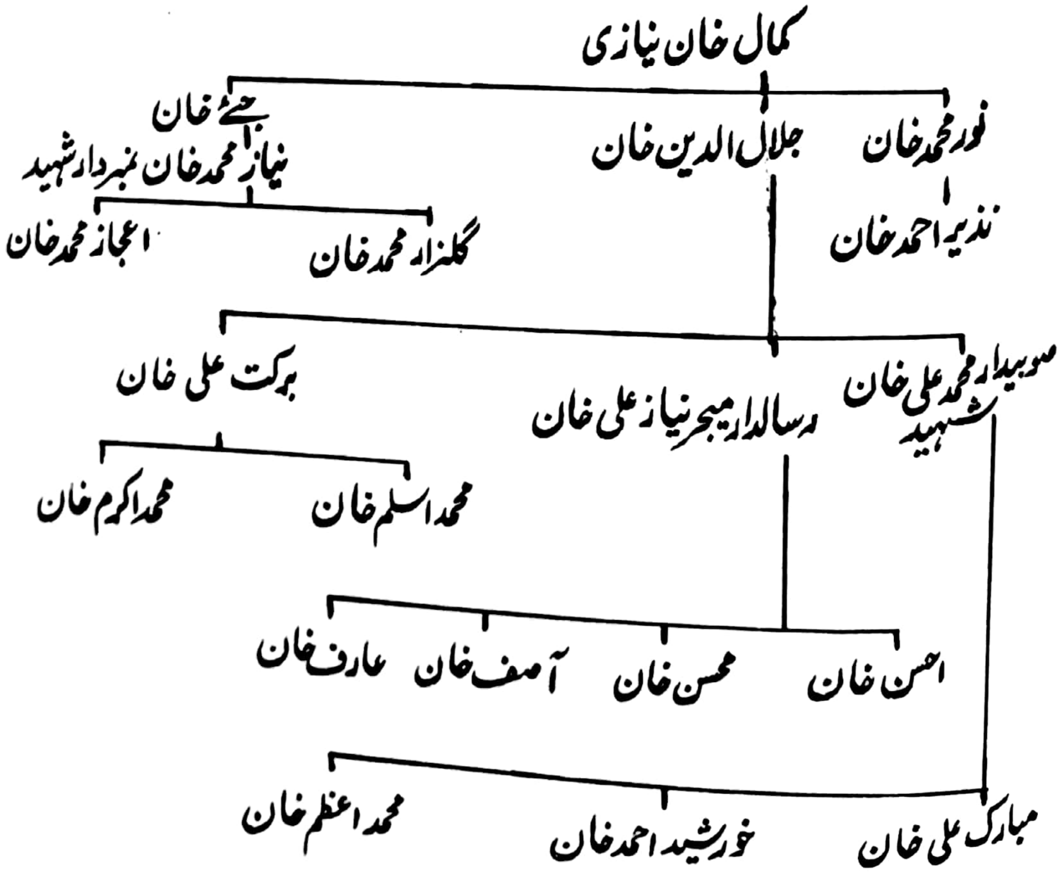
- نور محمد خان
  - عثمان خاں
    - محمد اعظم خان شہید
    - محمد سرور خان
  - امیر الدین خان
    - عبدالرؤف خان
  - جیون خان شہید
    - فقیر محمد خان
    - محمد ایوب خان
  - حبیب احمد خان شہید
- پیر محمد خاں
  - محمد اقبال خان
  - محمد رمضان خان شہید
- نذر محمد خان
  - بشیر احمد خان شہید
  - عبدالرحمٰن خان
    - شیر بہادر خان
    - جہانگیر خان
- نیاز محمد خان
  - جان محمد خان شہید
    - ارشد عظیم خان
      - محمد عامر خان
      - محمد عاصم خان
    - محمد شمیم خان شہید
  - احسان محمد خاں شہید
    - محمد امین خان شہید
    - محمد نعیم خان
  - سلطان محمد خان
  - محمد اسلم خان شہید

۲- خاندان کمال خان نیازی:

کمال خان نیازی کے تین بیٹے نور محمد خان۔ جلال الدین خان اور جیئے خان بڑے متمول اور خوشحال زمیندار تھے۔ جلال الدین خان کے تین فرزندوں میں سے بڑے صوبیدار محمد علی خان تھے۔ جنہوں نے حملے کے دوران بہادرانہ طریقہ سے جام شہادت نوش فرمایا۔ صوبیدار محمد علی خان شہید کے بڑے بیٹے مبارک علی خان فوج میں ملازم اور پاکستان کے دفاع میں متعدد جنگوں میں حصّہ لے چکے ہیں ان کے بھائی اچھے کاروباری اور بڑے زمیندار ہیں۔ برکت علی خان خلف جلال الدین خان پوسٹ ماسٹر نیکی اور شرافت کا ایک مجسمہ ہیں۔

نیاز محمد خان نمبردار شہید: علاقے کے ممتاز اور معروف لوگوں میں شمار ہوتے تھے حملے کے دوران شہادت کا جام نوش فرماتے ہوئے عالم علیین کو پہنچنے میں سرفراز ہوئے ان کے فرزندان گلزار احمد خان اور اعجاز محمد خان عرف جی سوجان پور کے باوقار زمینداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ محمد اسلم خان خلف برکت علی خان گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں ملازم ہیں۔

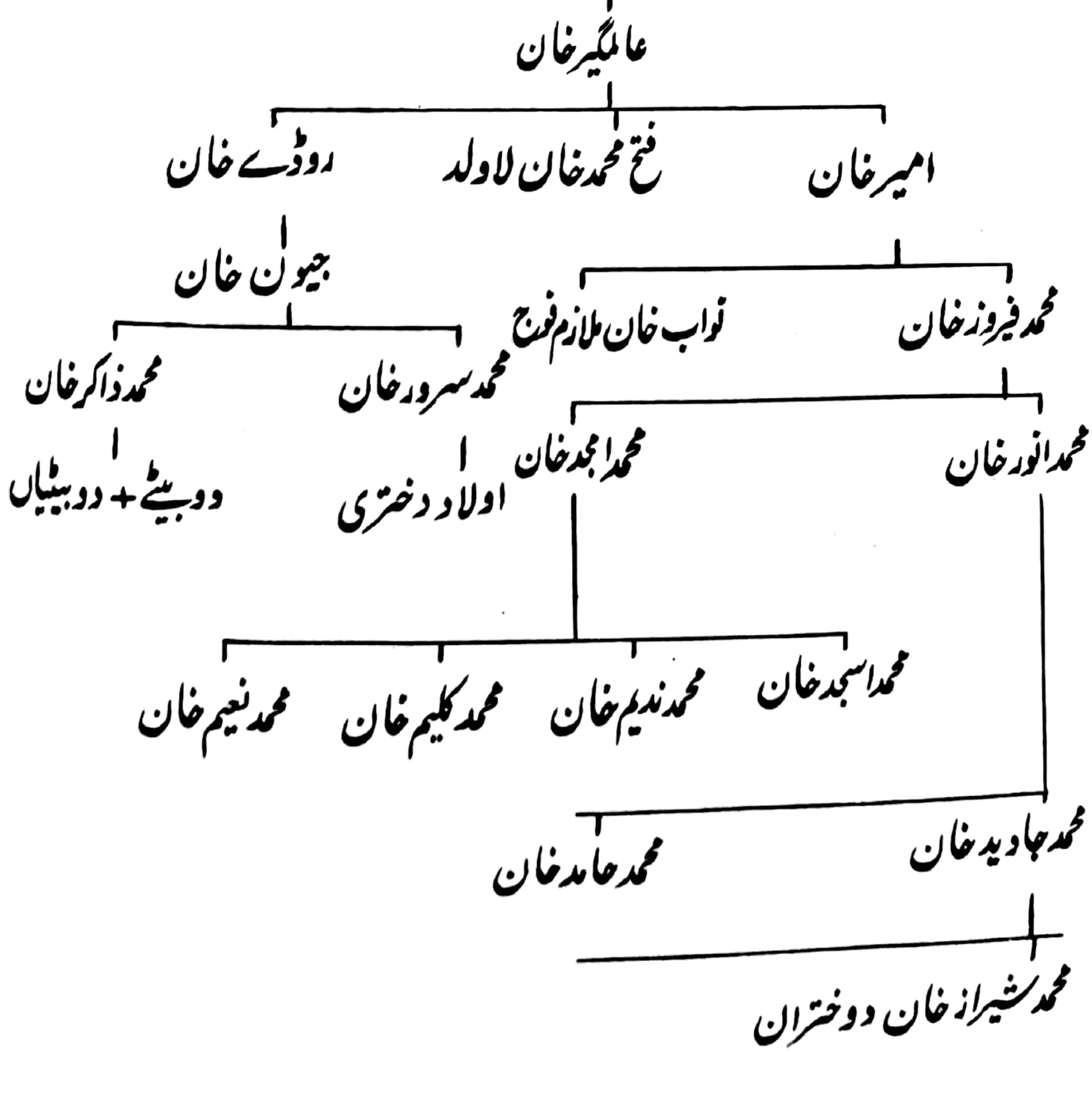
شجرہ خاندان کمال خان نیازی



۳۔ خاندان علی میرخان

یہ نارونگل میں نیازی افغانوں کا تیسرا خاندان تھا جس کا مورث اعلیٰ علی میرخان تھے۔ علی میرخان کے ایک فرزند عالم گیرخان اس خاندان کی ممتاز و معروف شخصیت اور ایک معروف زمیندار تھے۔ عالمگیرخان کے بڑے بیٹے امیرخان نے پالم پور میں چائے کے کھیت ٹھیکہ پر لے رکھے تھے ان کی چائے ہندوستان کے متعدد صوبوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ امیرخان کے بڑے لڑکے محمد فیروز خان گورنمنٹ کے ٹھیکیدار اور خوشحال لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے بھائی نواب خان فوج میں ملازم تھے۔ محمد انور خان خلف فیروز خان محکمہ جنگلات میں ڈپٹی رینجر کے عہدے پر فائز ہیں۔ محمد انور خان کے بڑے صاحبزادے محمد جاوید خان ایک معروف ٹرانسپورٹر ہیں۔ اور اس خاندان کے ایم اے خان نیازی بھوانہ بازار فیصل آباد میں یونائیٹڈ الیکٹرک سٹور کے مالک بڑے خوش اطوار۔ خوش گفتار اور خوش اخلاق نوجوان ہیں۔

شجرہ خاندان

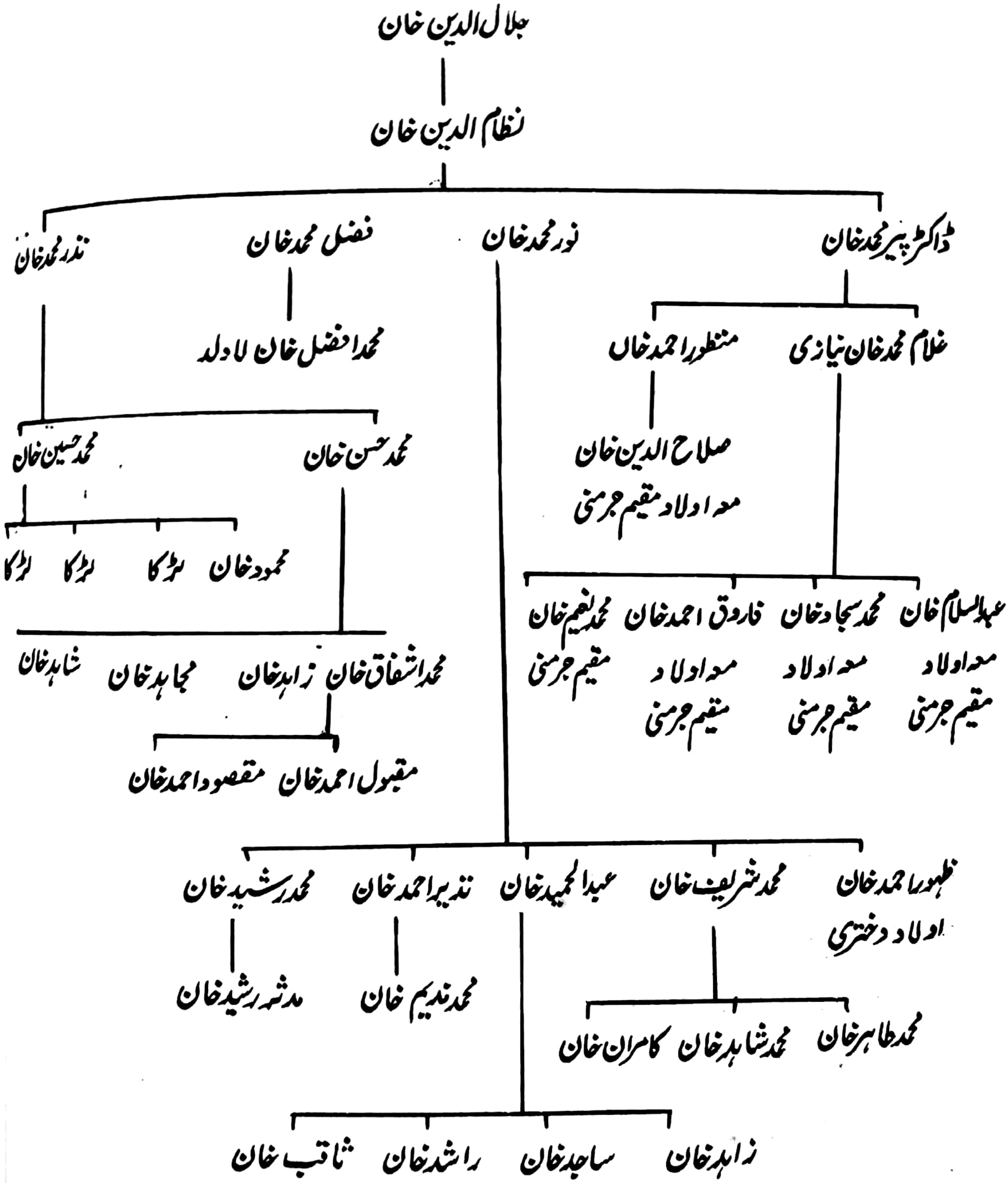


۴۔ خاندان جلال الدین خان نیازی

نارووننگل میں افغان نیازی مالکان دیہہ میں سے ۱/۴ حصّہ کے مالکان شمار ہوتے تھے اور یہ ایک منفرد خاندان تھا اس خاندان کی مشہور شخصیات کا اگر شمار کیا جائے تو اپنے مکارم یا محاسن کی بنا پر کوئی بھی کسی سے کم نہیں تھا۔ ہر ایک کا اپنا ایک تشخص تھا اور شرف و مجد کی بلندیوں پر فائز تھا۔ تاہم چند ایک کا تعارف حسب ذیل ہے۔

غلام محمد خان نیازی موصوف بڑے مدبّر۔ متین اور سنجیدہ بزرگ ہستی تھے۔ متعدد سرکاری درس گاہوں میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر تعینات رہے۔ ہر شخص ان کی قابلیت ان کے علم اور ان کے اخلاقی کردار کے آگے ہمیشہ سر نیاز جھکانا باعث سعادت خیال کرتا تھا۔ اس بزرگ ہستی کے پوتے ممالک عرب اور جرمنی میں مقیم ہیں۔

منظور احمد خان موصوف غلام محمد خان نیازی کے برادر اصغر اور ریٹائرڈ انجنیئر ہیں ان کے فرزند صلاح الدین خان جرمنی میں مقیم ہیں۔ محمد حسن خان خلف نذر محمد خان کسی فرم میں مینجر ہیں اور ان کے چھوٹے بھائی محمد حسین خان ایک فلور مل کے مالک ہیں۔ نیز ظہور احمد خان۔ محمد شریف خان۔ عبدالحمید خان۔ نذیر احمد خان اور رشید احمد خان پسران نور محمد خان اس خاندان کے ممتاز اور مشرف شخصیات تھیں۔


جلال الدین خان
نظام الدین خان
ڈاکٹر پیر محمد خان
نور محمد خان
فضل محمد خان
نذر محمد خان
غلام محمد خان نیازی
منظور احمد خاں
محمد افضل خان لاولد
صلاح الدین خان
معہ اولاد مقیم جرمنی
محمد حسن خان
محمد حسین خان
محمود خان
لڑکا
لڑکا
لڑکا
عبدالسلام خان
معہ اولاد
مقیم جرمنی
محمد سجاد خان
معہ اولاد
مقیم جرمنی
فاروق احمد خان
معہ اولاد
مقیم جرمنی
محمد نعیم خان
مقیم جرمنی
محمد اشفاق خان
زاہد خان
مجاہد خان
شاہد خان
مقبول احمد خان
مقصود احمد خان
ظہور احمد خان
اولاد دختری
محمد شریف خان
عبدالحمید خان
نذیر احمد خان
محمد رشید خان
مدثر رشید خان
محمد ندیم خان
محمد طاہر خان
محمد شاہد خان
کامران خان
زاہد خان
ساجد خان
راشد خان
ثاقب خان

بستی اللہ دین خان

بستی اللہ دین خان نیازی نیازی افغانوں کی یہ معروف بستی جسے اللہ دین خان نیازی کے متبرک ہاتھوں سے آباد ہونے کا شرف حاصل تھا بستی جمال خان کے جانب جنوب اور قلعہ شیر خان کے جانب شرق واقع تھی۔ اللہ دین خان کی نسل کے یہ نیازی افغان اگرچہ متوسط درجے کے زمینداروں میں شمار ہوتے تھے تاہم اپنی زرخیز اراضیات اور طرح طرح کے ثمر بار باغات کی بنا پر یہ لوگ ہر طرح خوشحال نشاط خاطری سے شاداں و فرحاں نیز بڑی پُر لطف اور بے خوف و خطر زندگی سے لطف اندوز تھے اس بستی میں اگرچہ دیگر اقوام کے لوگ بھی کسی قدر آباد ضرور تھے لیکن اس بستی کے مالکانہ حقوق بہ تمام و کمال انہی افاغنہ کو حاصل تھے۔

اللہ دین خان مورث اعلیٰ کے دو بیٹوں عزیز الدین خان اور جیئے خان سے اس خاندان کا سلسلہ آگے بڑھا۔

عزیز الدین خان کے اکلوتے بیٹے فتح دین خان اس بستی کے نمبردار اور سربراہ خاندان مقرر ہوئے ان کے اکلوتے بیٹے علی احمد خان شہید جو علاقے کی امن کمیٹی کے رُکن تھے۔ بھارت کے ترنگا جھنڈے کو سلامی دینے کے لیے معہ تیرہ اراکین امن کمیٹی منگل سنگھ کے باغ گئے مگر بٹھلہ کے بدمعاش سکھوں کے ہاتھوں اپنے دیگر رفقاء کے ہمراہ شمس پور کے نزدیک جام شہادت سے سرفراز ہوئے۔

محمد عارف خان ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بڑے زمیندار اور علاقہ ہذا کی معروف اور سوشل شخصیت ہیں انہیں خان علی احمد خان شہید کے فرزند ہونے کا شرف حاصل ہے ان کے چار فرزندان ہیں بڑے بیٹے کا نام سہیل احمد خان ہے۔

اس خاندان کی دوسری شاخ جیئے خان برادر عزیز الدین خان سے متعلق ہے۔ جلال الدین خان فوج میں ملازمت کے بعد شور کوٹ میں اپنے زمیندارہ میں مصروف

ہیں اور چک ۶۹۶/۳۸ کے ممتاز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں ان کے بیٹے محمد خالد خان چک ۱۵۶/گ ب گوجرہ کے معروف زمینداروں میں مکرم و معزز سمجھے جاتے ہیں۔

سوندھے خان

موصوف جئے خان کے فرزند اور نیاز محمد خان کے برادر اصغر تھے فوج میں حوالدار تھے پنشن یاب ہو کر اپنے زمیندارہ کے فروغ کے لیے کوشاں رہے مشہور لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ان کے دو فرزندان عثمان خان اور فقیر محمد خان تھے۔ اولذکر برما میں ٹھیکیدار رہے بعدہٗ انہوں نے گوجرہ میں اپنے مربعوں کی دیکھ بھال اور زمیندارہ میں دلچسپی لینی شروع کی۔ عثمان خان کے چھ سعادت مند اور بخت آور فرزندان اس خاندان کی شہرت کا باعث ہوئے۔

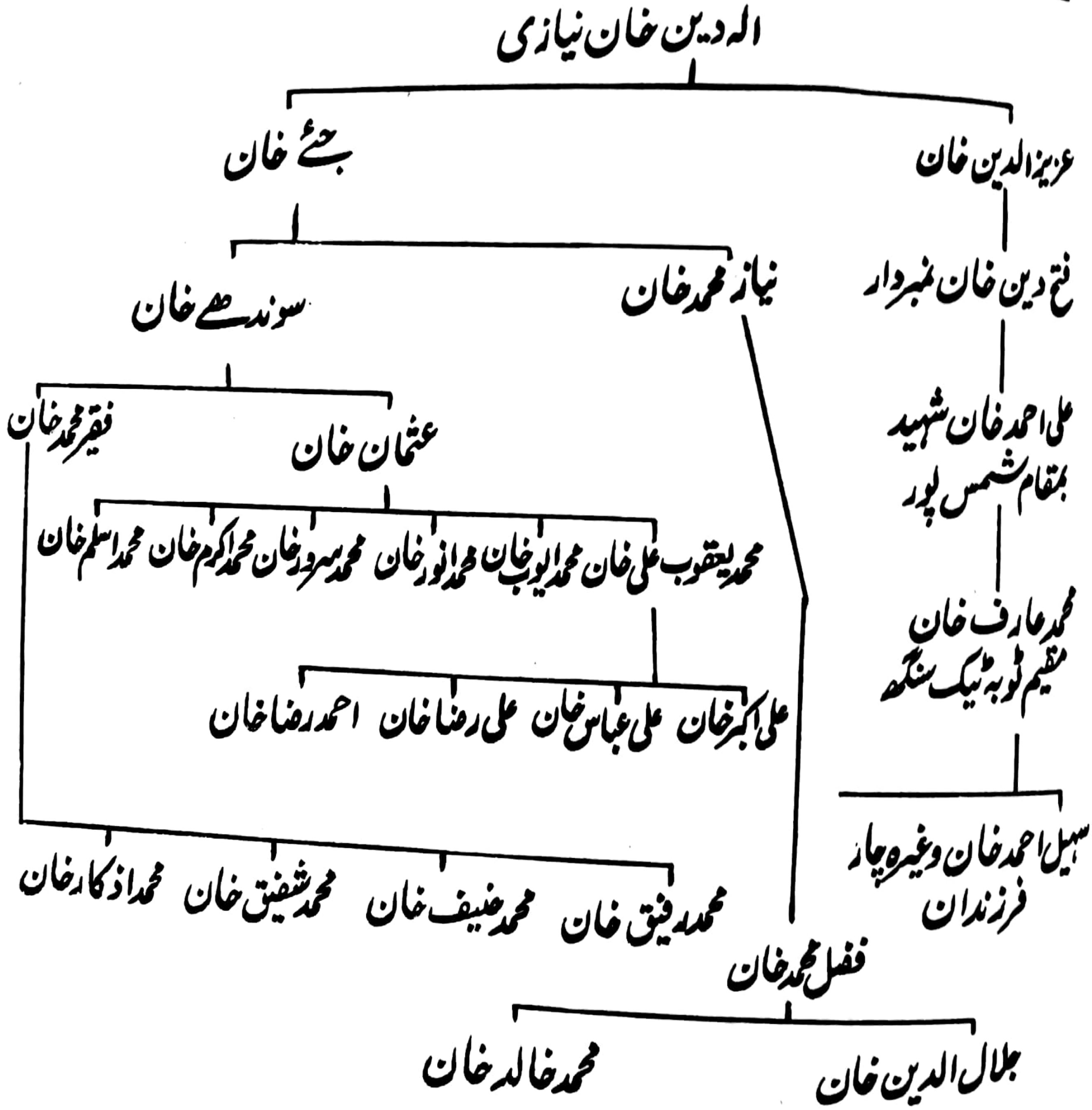
۱۔ یعقوب علی خان۔ کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹ رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے ان کے فرزندان علی اکبر خان سعودی عرب میں ملازم ہیں۔ علی عباس خان انٹر سروسز جی ایچ کیو میں تعینات ہیں۔ اور تیسرے علی رضا خان بھی سعودی عرب میں ملازم ہیں سب سے چھوٹے احمد رضا خان ایم بی اے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں اعلیٰ ملازمت پر براجمان ہیں۔

۲۔ محمد ایوب خان ملٹری میں حوالدار رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے اور اپنے فارمنگ کے شوق میں خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔

۳۔ محمد انور خان ۴۔ محمد سرور خان ۵۔ محمد اکرم خان ۶۔ محمد اسلم خان فوج میں رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے اور ان دنوں اپنی اپنی اراضیات کے بناؤ سنگار اور زمیندارہ میں مصروف ہیں۔

عثمان خان کے بھائی فقیر محمد خان خلف سوندھے خان کے چار فرزندان محمد رفیق خان محمد حنیف خان فوج میں حوالدار رہتے ہوئے ریٹائر ہوئے محمد شفیق خان زمیندار اور چھوٹے محمد اذکار خان واپڈا میں ملازم ہیں۔

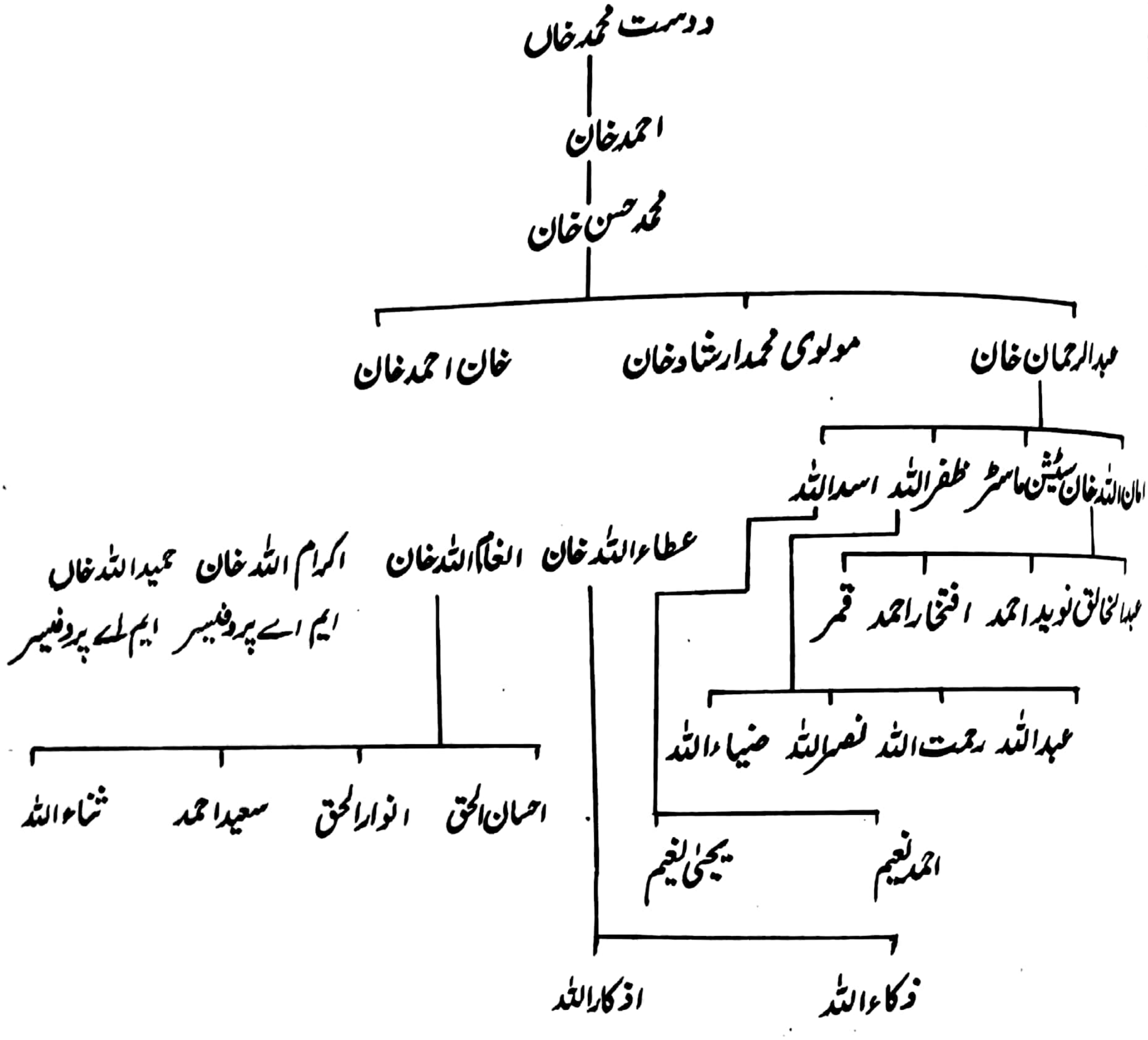
شجرہ نسب الہ دین خان



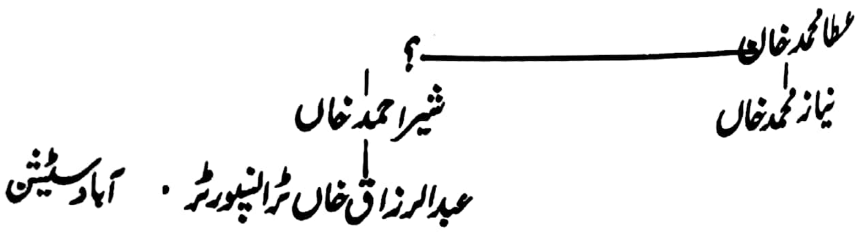
قلعہ شیر خان

قلعہ شیر خان نیازی افغانوں کی دیگر بستیات کی مانند یہ بھی ایک قلعہ تھا جسے ان لوگوں کی اپنی روایت کے مطابق شیر محمد خان نیازی نے عیسٰی خیل ضلع میانوالی سے آکر اپنے خاندان کی رہائش کے لیے یہ قلعہ تعمیر کیا تھا۔ شیر محمد خان کے چار بیٹوں سے اس خاندان کا سلسلہ جاری ہوا۔ افسوس اس خاندان کا پورا شجرہ اور ان لوگوں کے مکمل کوائف دستیاب نہ ہو سکے۔ شیر خان کی نسل سے ایک بزرگ دوست محمد خان کی تیسری پشت پر ٹکہ محمد حسن خان ایک معروف اور بزرگ شخصیت ہوئے ہیں ان کے بیٹوں میں سے مولوی محمد ارشاد خان مولوی فاضل اور کوٹ عبدالخالق کے مشہور مدرسہ میں اتالیق تھے۔ آپ کے چشمۂ فیض سے ہزاروں تشنگانِ علم و ادب نے اپنی تشنگی دور کی آپ کے چار فرزندان میں سے دو زمیندارے میں مصروف ہیں اور محمد اکرام اللہ خان ایم اے اور محمد حمید اللہ خان ایم اے دونوں بھائی پروفیسر ہیں۔ مولوی محمد ارشاد خان کے بھتیجے امان اللہ خان خلف عبدالرحمان خان اسٹیشن ماسٹر متواضع و ملنسار شخصیت ہیں۔ اس خاندان کے بیشتر افراد ضلع ملتان۔ فیصل آباد و دیگر اضلاع میں رہائش پذیر ہیں۔ عبدالرزاق خان خلف شیر احمد خان ممتاز آباد کے مشہور ٹرانسپورٹر اور اپنے علاقہ کی گرجتی برستی متواضع و متدیّن شخصیت سمجھے جاتے تھے۔

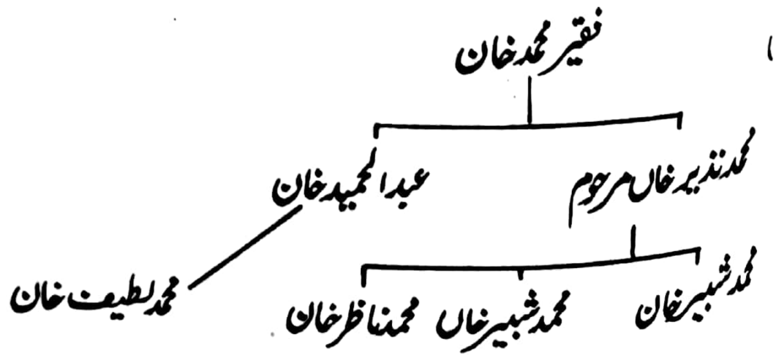
شجرہ جات افاغنہ قلعہ شیر خان



(۲)



(۳)



بستی شاہ محمد خان

عرف شاہ دی بستی افغان نیازی

یہ بستی قلعہ شیر خان سے متصل جانب غرب شاہ محمد خان نیازی کی آبادہ کردہ تھی۔ اس خاندان کا مکمل شجرہ دستیاب نہ ہو سکا تاہم شاہ محمد خان کی نسل کے محمد امیر خان عرف مانے خان۔ گلاب خان صدر دین خان۔ محمد اکبر خان۔ جیئے خان اور اس بستی کے مالکان تھے۔

محمد اکبر خان معروف لوگوں میں شمار ہوتے تھے ان کے چار بیٹے تھے۔ تین بیٹے مہر خان۔ حیات خان اور حنیف خان اراکین امن کمیٹی تھے جو علاقے کے سکھوں سے کیے گئے معاہدہ کی رُو سے امن قائم کرنے کے لیے باغ منگل سنگھ میں جہاں ان کی جتھا بندی ہو رہی تھی ان کے پاس گئے مگر ان بدعہدوں نے شمس پور کے نزدیک انہیں شہید کر دیا۔

گلاب خان اس بزرگ کے دو بیٹے تاج خان اور جوہڑ خان ہوئے تاج خان وفات پا چکے ہیں اور جوہڑ خان جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ میں اپنا زمیندارہ سنبھالے ہوئے ہیں۔

جیئے خان موصوف کے تین فرزندان ہیں جان محمد خان۔ نور محمد خان اور گلشیر خان۔ تینوں بھائی اچھے خاصے زمیندار ہیں۔ نور محمد خان کے فرزند محمد صدیق خان نیازی واپڈا کے سٹور انچارج لاہور میں مقیم ہیں۔

محمد امیر خان عرف مانے خان خان پور تحصیل ننکانہ شیخوپورہ میں یہ خاندان مقیم ہے۔ زمیندارہ میں معروف ہیں برکت علی خان اور جوہڑ خان پسران امیر محمد خان اچھے خاصے زمیندار ہیں۔

خاندان فیروز خان مذکورہ بالا خاندانوں کے علاوہ فیروز خان تھانیدار کا ایک منفرد اور مشہور خاندان تھا۔ فیروز خان علاقے میں ایک باوقار اور بارعب شخصیت تھی ان کے اکلوتے بیٹے نصیر الدین خان انتہائی نیک، سیرت و صورت کے اعتبار سے دلکش اور پسندیدہ خاطر بزرگ تھے ان کے بیٹے رشید احمد خان گورے چٹے سرخ و سفید اچھے خاصے زمیندار اور لاہور کے ایک مشہور کاروباری ہیں۔ داتا صاحبؒ کے چوک پائلٹ ہوٹل ہیں" ڈیرہ بان

شاپ"، کے مالک و مختار ہیں ان کے پان شیریں زبان پاکستان کے دور دراز علاقوں تک بطور تحفہ منگوائے جاتے ہیں ان کے تین صاحبزادے غلام فرید خان۔ شاہد رشید خان اور راشد نصیر خان۔ زیر تعلیم ہیں۔

اس خاندان کی ایک بلند و بالا شخصیت خان جعفر خان ان دنوں جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ کے ممتاز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں

شجرہ جات بستی شاہ محمد خان

شجرہ نمبر ۱

گلاب خان
- تاج خان مرحوم
- چوہڑ خان مقیم جنڈیالہ شیر خان شیخوپورہ

〃 نمبر ۲

محمد اکبر خان
- مہر خان میر خان شہید
- حیات خان شہید
- چوہڑ خان
- حنیف خان شہید

〃 نمبر ۳

- جان محمد خان
- نور محمد خان
  - محمد صدیق خان
- گلشیر خان

〃 نمبر ۴

امیر خان
- برکت علی خان
- چوہڑ خان

〃 نمبر ۵

امیر خان
- شیر خان
- سردار خان

〃 نمبر ۶

فیروز خان
- نصیر خان
  - رشید احمد خان
    - غلام فرید خان
    - شاہد رشید خان
    - راشد نصیر خان

بستی جمال خان نیازی

حضرت بابا حسین خان بابا کی نسل کے نیازی افغانوں کی یہ بستی متوسط درجے کے زمینداروں پر مشتمل نیازی افغانوں کی ملکیت تھی۔ اس بستی میں علاوہ افغان مالکان کے دیگر اقوام کے لوگ بطور رعیت آباد تھے۔ اس بستی کے افاغنہ کو نیازی برادری میں ایک اہم مقام حاصل تھا اور عرف عام میں یہ لوگ "ملکے" مشہور تھے۔ جو ان کا ایک اعزازی نام تھا۔ شادی ہو یا غمی گویا ہر قسم کی تقریب ان کے ہاتھوں انجام پذیر ہوتی تھی۔ برادری کے اختلافات اور تنازعات انہی لوگوں کی معرفت طے پاتے تھے الغرض ان ملکوں کی معرفت نیازی افغانوں کی ایک مضبوط جمعیت قائم تھی۔

شخصیات کا تعارف: اس خاندان کے ایک بزرگ فوجدار خان کے چار بیٹے سلطان خان۔ آفتاب خان۔ کمال خان اور شہباز خان سے اس خاندان کو وسعت حاصل ہوئی۔ جس کی تفصیل و تعارف حسب ذیل ہے۔

ا۔ **سلطان خان:** علاقے میں ان کی شہرت اور نیک نامی کا سکّہ قائم تھا۔ موصوف جلال وجمال کا آمیختہ اور باوقار شخصیت تھے۔ ان کے پوتے (ا) نور محمد خان بستی کے نمبردار تھے انہیں تحصیل لودھراں ضلع ملتان کے چک نمبر ۳۶۱ ڈبلیو۔ بی میں ایک مربع اراضی حاصل ہوا اور اس چک کے پہلے نمبردار مقرر ہوئے۔

ب۔ **عبدالمجید خان شہید خلف نور محمد خان:** بڑے خوبصورت جوان اور بہادر انسان تھے۔ محکمہ مال میں ملازم تھے تقسیم پنجاب کے موقعہ پر معہ جملہ اہل و عیال شہادت سے سرفراز ہوئے ان کے ایک فرزند نیاز رسول خان جو حملہ آوروں کے زخم خوردہ تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ رکھا تاکہ ان کی نسل کا سلسلہ قائم رہے۔ زخمی حالت میں والدین اور بہن بھائیوں کی شہادت کا زخم سینے میں لیے ہوئے اپنے چچا عبدالحمید خان نمبردار کے پاس پہنچے۔ چچا نے بھتیجے کو سینے سے لگایا محبت و شفقت اس پر نچھاور کی اس کا علاج کرایا تندرست ہونے پر اُسے بی اے تک تعلیم دلائی۔ فارغ التحصیل ہو کر موصوف محکمہ بحالیات میں ملازم ہوئے لیکن محکمہ کی

بد اعمالیوں سے دل برداشتہ ہو کر ملازمت سے علیحدہ ہو گئے اور اپنے زمیندارہ کی دیکھ بھال کو ترجیح دی۔ نہایت متین۔ سنجیدہ صوم و صلوٰۃ کے پابند نوجوان تھے۔ ۱۸ اگست یعنی جس دن زخمی ہوئے اُسی دن بیمار رہ کر بحکم الٰہی اپنے بزرگوں کے پاس ہمیشہ کے لیے رُخصت ہوئے۔

(ج) املاک احمد خان:- موصوف عبدالحمید خان خلف نور محمد خان کے بڑے صاحبزادے ہیں کفار کے حملہ کی وجہ سے بُری طرح زخمی ہوئے ان کا ایک بازو جسم سے علیحدہ ہؤا۔ موصوف ایم اے ایل ایل بی ہیں اور ان دنوں گورنمنٹ کالج کہروڑ پکا ضلع ملتان میں بحیثیت پرنسپل تعینات ہیں۔

۲۔ حبیب احمد خان شہید خلف چوہڑ خان:- موصوف اس خاندان کی ایک بلند و بالا اور باعظمت شخصیت تھے۔

فوج میں ملازمت کے دوران مدت تک برما میں رہے نہ صرف خود تعلیم کے زیور سے بہرہ ور تھے بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا پوری طرح انہوں نے حق بھی ادا کیا موصوف کے دو بیٹے مشتاق احمد خاں اور اشتیاق احمد خان نے علی گڑھ یونیورسٹی سے تعلیم کی اعلیٰ سندات حاصل کیں۔ قیام پاکستان کے بعد گوجر خان ضلع راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ اور مردان شوگر ملز میں اعلیٰ عہدے پر متمکن ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں حملہ سے پہلے موصوف اُن ۱۶ ممبران امن کمیٹی کے ہمراہ جن میں ان کے چھوٹے بھائی رشید احمد خان بھی شامل تھے سکھ جتھے داروں کے پاس امن و امان کی درخواست لے کر گئے مگر وہ سب اراکین ان کے سامنے ایک ایک کر کے شہید کر دیئے گئے ان کفار میں ایک سکھ ان کا دوست تھا جس نے ان کی جان بچائی۔ دشمنوں نے تو ان کی جان چھوڑ دی مگر پاکستان میں ان کی دیانتداری اور نیک کردار کا انجام کیا ہؤا سُنیئے اور خون کے آنسو روئیے۔ موصوف مردان ملز کا حساب کتاب لے کر لاہور آ رہے تھے۔ مل کے مینجر اور دوسرے عملے نے لاکھوں روپے کا غبن کیا ہؤا تھا پہلے تو اُن کو کثیر رقم دینے کے لالچ میں خریدنا چاہا لیکن جب ان غاصبوں کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے معاوضے کے قاتلوں کی خدمات حاصل کیں اور جس روز مل کا حساب لے کر لاہور آ رہے تھے کرایہ کے قاتلوں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرسٹ کلاس کے ڈبے میں انہیں اکیلا پا کر شہید کر دیا۔ لہٰذا اِس نیک اور دیانتدار شہید کو ان کی اولاد نے لاہور میں سپردِ خاک کیا۔

مشتاق احمد خان: موصوف اپنے والد ماجد حبیب احمد خان شہید کے صاحبزادے اور ان کے فکر و عمل کا نقش ثانی ہیں۔ پاکستان نیوی میں بابر جہاز کے کپتان رہے۔ اس جگہ سے پنشن یاب ہونے کے بعد "کویت" والوں نے آپ کی خدمات حاصل کیں لیکن حکومت پاکستان کے اصرار پر دوبارہ انہیں ترقی دے کر پاکستان نیوی کی خدمات کے لیے واپس لے لیا۔ موصوف ان دنوں کراچی میں مقیم پاکستان نیوی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

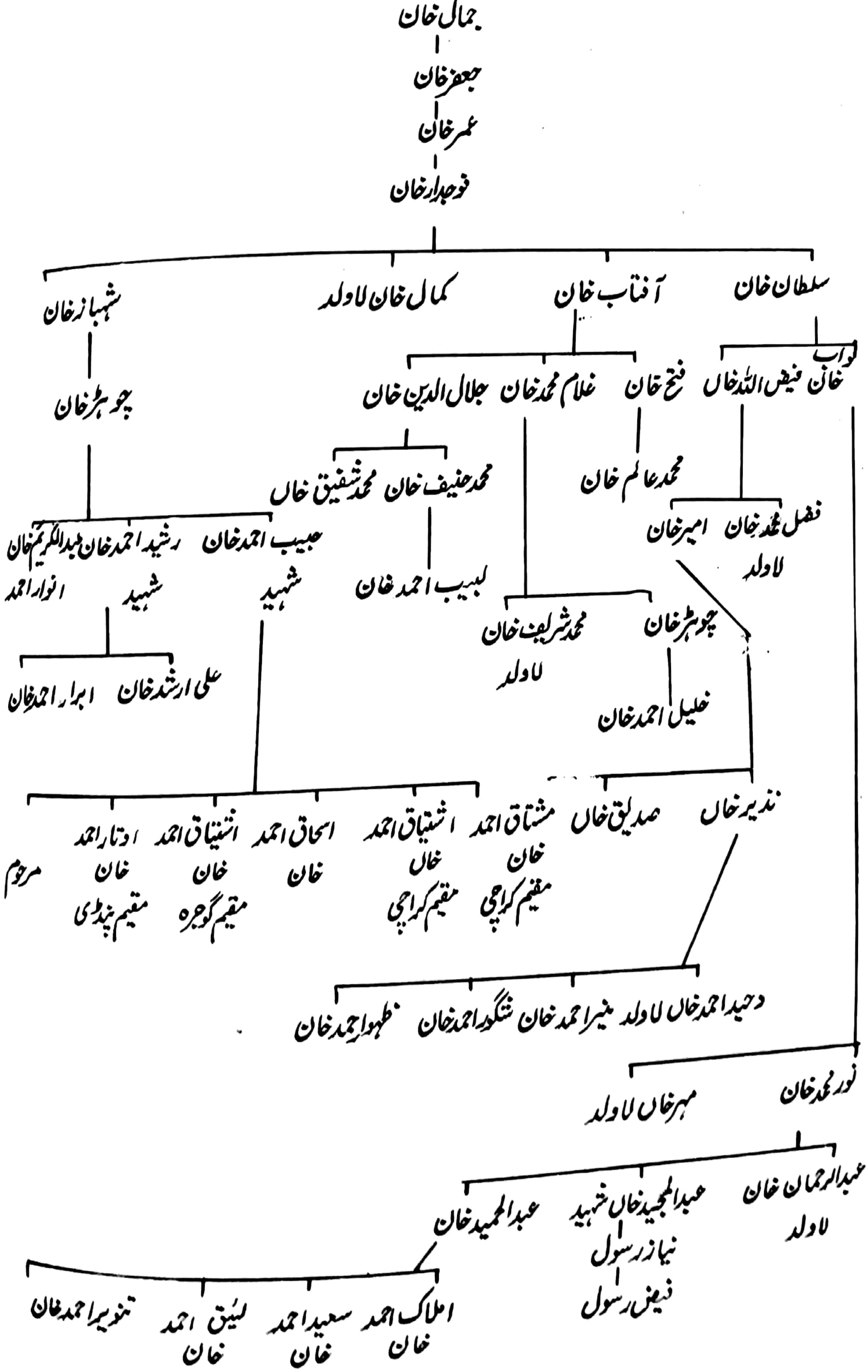
اشتیاق احمد خان موصوف حبیب الرحمان خان شہید کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔ برطانیہ کی فرم آئی۔ سی۔ آئی میں امتیازی عہدے پر مامور ہوئے۔ اور کھیوڑہ میں بطور مینیجر ذمہ داریاں انجام دیتے رہے۔ آج کل کراچی میں تعینات ہیں۔

محمد حنیف خان: موصوف جلال الدین خان کے فرزند اکبر تھے۔ ساری عمر دہلی میں رہتے ہوئے ملازمت سے پیوستہ رہے اُن کی زبان اُردو تھی۔ مزے کے آدمی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد اس جگہ آم نہیں کھائے اور اپنے اس عہد پر جیتے جی پختہ رہے کہ اگر آم کھاؤں گا تو اپنے ہی باغ کے جا کر کھاؤں گا وگرنہ عمر بھر اس پھل کی لذت سے دور رہونگا۔ موصوف نے ۷۰ سال سے اوپر عمر پائی بیمار ہو کر علاج کی غرض سے کراچی گئے اور اسی جگہ کی مٹی کے ہو کر رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

عبدالحمید خان: انتہائی سنجیدہ۔ خدا ترس اور شرافت کا چلتا پھرتا مجسمہ تھے۔ تحصیل لودھران ضلع ملتان میں سکونت پذیر ہوئے چک نمبر ۳۸۷، ڈبلیو۔ جی کے نمبردار تھے۔ تقریباً ۷۰ سالہ عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ خدا مغفرت کرے بہت اعلیٰ کے حامل بزرگ ہستی تھے۔

رشید احمد خان شہید: یہ پُر بہار شخصیت خان چوہڑ خان کے لخت جگر اور حبیب احمد خان شہید کے چھوٹے بھائی تھے۔ اراکین امن کمیٹی کے ہمراہ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے امن کی خواہش لے کر سکھوں کے پاس گئے اور آپ ان ۱۶ شہداء میں شامل تھے جو اپنے بھائی کو خون کے آنسو رُلاتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے۔

شجرہ بستی جمال خان نیازی



بسّی داؤد خان

افغان نیازی

نیازی افغانوں کی یہ بسی کندیاں سے منتصل بسی جوڑہ (لودیاں) سے شمال مشرق کی سمت واقع داؤد خان نیازی افغان کی آباد کردہ تھی۔ داؤد خان کی نسل سے متعلق متعدد خاندان اس جگہ آباد اپنی بہادری اور وضعداری کی بنا پر باوقار اور بامراد زندگی گزار رہے تھے۔ ان لوگوں میں معقول اور ممتاز زمیندار بھی تھے تو سول اور فوج میں ملازم بھی، کچھ لوگ کاروبار میں مصروف ہیں تو بیشتر ممالک غیر یعنی یورپ اور عرب ممالک میں بڑی پُر عظمت اور خوشحالی سے اپنا وقت گزارنے اور اپنے خاندانوں کو بلندیوں پہ لے جانے میں مصروف ہیں۔ ان خاندانوں میں شیر خان۔ مہر خان نمبردار عبدالرحمان خان، الف خان، لال خان نمبردار۔ برخوردار خان۔ بابو خان اور فتح محمد خان دبیر محمد خان برادران کے خاندان مشہور لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ افسوس ان لوگوں کے مفصّل حالات اور مکمل شجرہ جات دستیاب نہ ہو سکے اور جو کچھ حاصل ہو سکا اس کی اجمالاً تفصیل پیش ہے۔

(۱) شیر محمد خان
- نواب خان
  - فقیر محمد خان
    - جمیل خان
    - نصیر خان
  - بشیر خان
    - دو فرزندان
- سردار خان
- شریف خان
  - لطیف خان
    - تین بیٹے

(۲) مہر خان نمبردار
- وزیر خان
  - دو لڑکے
- نذیر خان
  - لڑکا

(۳)

عبدالرحمن خان
- فقیر محمد خان
- بشیر محمد خان
  - علی محمد خان
    - عمران خان
  - ولی محمد خان
  - رمضان خان

(۴)

رحمے خان
- مختار خان
  - مجید خان
  - رشید خان
  - ذوالفقار خان
    - لطیف خان
  - افتخار خان
  - عبدالستار خان
  - عبدالغفار

خاندان نمبر ۵ فتح محمد خان

میر خان
- فیض محمد خان
  - نذیر احمد خان
    - جمیل احمد
      - شکیل احمد خان
      - خلیل احمد خان
- پیر محمد خان
  - محمد اکبر خان
    - محمود اکبر خان
    - نسیم اکبر خان
    - مقصود خان

محمود اکبر خان، نسیم اکبر خان: دونوں سعودی عرب میں

مقصود خان: وائس چیرمین یونین کونسل جلال آباد بہاولپور

اشرف علی خان
- الف دین خان
- مہر خان
  - نادر خان مرحوم
  - جعفر خان
    - تین بیٹے

سُرک خاندان

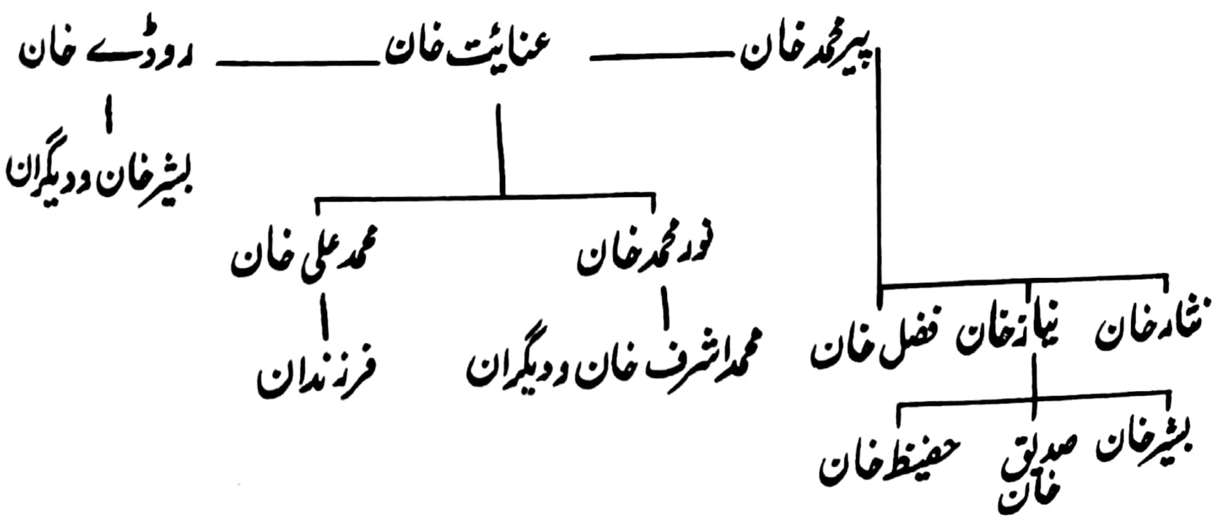
نیازیوں کے علاوہ اس جگہ سُرک افغانوں کا ایک خاندان بھی آباد تھا۔ اس کے مورث اعلیٰ غیرت خان بڑے بہادر اسم بامُسمّٰی اور ایک قد آور شخصیت تھے، ان کے تین صاحبزادگان اپنے والد مرحوم کے اوصافِ حمیدہ کا ایک عملی نمونہ تھے۔ غیرت خان کے پوتے عمر خان کے صاحبزادگان عبدالغنی خان شیر محمد خان، عبدالرشید خان اور علی احمد خان اس خاندان کی ممتاز شخصیّات تھیں۔

- قادے خان نیازی کا خاندان بسی کندیاں میں جا کر آباد ہو چکا تھا جس کا کندیاں میں مذکور ہے۔
- اس لبسی کا ایک خاندان جو خیر الدین خان کی نسل سے تھا اخلاص پور میں جا کر آباد ہو چکا تھا اور خیر الدین خان کے بیٹوں فیض محمد خان اور طفیل محمد خان کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

بستی ہشت خان نیازی

نیازی افغانوں کی یہ مختصر سی بستی اپنے ایک بزرگ ہست خان نیازی جسے بعد میں ہشت خان کے نام سے پکارا جاتا تھا کی نسبت سے بستی ہشت خان مشہور تھی۔ ہست خان مذکور کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے احمد شاہ ابدالی کی فوج میں بحیثیت ایک جرنیل مسلسل آٹھ معرکوں میں لگاتار کامیابیاں حاصل کی تھیں احمد شاہ اس سے بہت متاثر اور خوش تھا اور اُسے اپنے پاس کابل میں رکھنا چاہتا تھا مگر اس نے اپنے دیگر افغانی خاندانوں کی مانند ہوشیارپور کی سرزمین میں رہنا پسند کیا۔ لہٰذا اس کی خواہش پر اُسے انعامی طور پر مدد معاش کے لیے کافی جاگیر سے نوازا گیا۔ آٹھ معرکہ آرائیوں کی نسبت سے اُسے ہست خان کی بجائے ہشت خان کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ قیام پاکستان سے قبل پیر محمد خان۔ عنائت خان اور روڈے خان جو ہشت خان کی چوتھی یا پانچویں پشت پر تھے اس بستی کے مالک اور اپنی انفرادی شان سے رہتے تھے۔ ان بھائیوں میں سے عنائت خان موضع کے نمبردار رہے۔ عنائت اور اس کی اولاد چک نمبر ۱۵۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ میں اور بشیر خان خلف روڈے خان کی اولاد ملتان میں بمقام بوہڑ والی میں مقیم ہیں۔ اور پیر محمد خان کی نسل بھی ضلع فیصل آباد میں سکونت پذیر بتائی جاتی ہے۔

شجرہ خاندان



اخلاص پور نیازیاں

نیازی افغانوں کا یہ ایک مشہور موضع تھا اس جگہ نیازیوں کے دو گھرانے اس کے مالکان اراضی تھے ان مالکان اراضی میں گامے خان و امام الدین خان اور امام الدین خان کے فرزندان امیر خان و سردار خان اور یار محمد خان۔ نثار خان اور نیاز خان پسران بھیکے خان نیز بدر الدین خان۔ امام الدین خان۔ دوست محمد خان۔ فضل محمد خان۔ محمد اکبر خان۔ فتح محمد خان اور محمد نواز خان وغیرہ کا شمار ہوتا تھا یہ لوگ بڑے وضع دار اور معاشرتی زندگی میں نمایاں کردار کے حامل تھے۔ ان میں بیشتر زمیندار۔ ملازمت پیشہ اور اکثر کاروبار کی طرف بھی متوجہ رہتے تھے۔ میاں بھیکے خان کے تینوں صاحبزادے یعنی یار محمد خان کورٹ انسپکٹر ریٹائرڈ نیاز محمد خان ملازم محکمہ پولیس اور نیاز احمد خان سعودی عرب میں ملازم تھے۔

دوسرا بڑا خاندان کپتان فیض محمد خان نیازی کا تھا جس کے فرزندوں نے نہ صرف اپنے خاندان کا نام ہی روشن کیا بلکہ اخلاص پور کی شہرت کو بھی دوام بخشا اس خاندان کی تفصیل اس طرح ہے۔

خیر الدین خان بسی داؤد خان کے رہنے والے اور پولیس میں ملازم تھے ان کے دو بیٹے فیض محمد خان اور طفیل محمد خان تھے۔ خیر الدین خان کی دختر نیک اختر اخلاص پور کے میاں امیر خان خلف امام الدین خان کے حجلۂ عروسی میں داخل تھی جس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے اپنے دونوں بھائیوں فیض محمد خان اور طفیل محمد خان کو اپنے پاس رکھ کر ان کی دیکھ بھال شروع کی۔

فیض محمد خان:- جنوری ۱۸۸۵ء بسی داؤد میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم ہوشیار پور میں حاصل کی اور فوج میں وائسرائے کمیشن حاصل کیا اور بتدریج ترقی کرتے ہوئے کپتان کے عہدہ سے ۱۹۴۲ء میں ریٹائر ہوئے۔ اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر انہیں ایم بی ای کا فوجی اعزاز حاصل ہوا۔ قیامِ پاکستان کے بعد موصوف نے گوجرانوالہ میں رہائش

اختیار کی۔ کافی مدت تک سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے عہدہ پر مامور رہے۔ انجمن افغانان ضلع گوجرانوالہ کے رکن اعلیٰ اور افغان برادری کی تنظیم میں دن رات کوشاں رہے۔ انہوں نے موضع بوبکاں والا ضلع گوجرانوالہ میں اپنی اراضیات کے حصول کی بنا پر وہیں مستقل سکونت اختیار کی مرحوم بڑے مخلص۔ نیک قوم کے ہمدرد اور انسان دوست بزرگ ہستی تھے۔ انہوں نے اپنی ہردلعزیزی کے نقوش چھوڑ کر ۱۴، جنوری ۱۹۷۳ء کو اس دنیائے رنگ وبو کو خیرباد کہتے ہوئے دارالبقاء کا سفر اختیار فرمایا۔ موصوف کے دو سعادت مند بیٹے ایک ڈاکٹر میجر غلام حیدر خان اور دوسرے میجر غلام احمد خان ہیں۔

ڈاکٹر میجر غلام حیدر خان نیازی: موصوف فروری ۱۹۱۳ء ہوشیارپور میں پیدا ہوئے ایف ایس سی کی تعلیم ہوشیارپور میں حاصل کی ۱۹۳۰ء لاہور میڈیکل کالج میں داخل ہوکر ۱۹۳۵ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ لنڈن سے ڈی پی ایچ کیا ۱۹۳۷ء میں انڈین میڈیکل سروس میں شامل ہوئے ۱۹۴۷ء میں فوج کی ملازمت سے علیحدہ ہوکر سول سروس میں بحیثیت سول سرجن مقرر ہوئے اور ترقی کرکے وزارتِ صحت مرکزی حکومت میں اولاً ڈائریکٹر ہیلتھ بعدہٗ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے ممتاز عہدے پر فائز ہوئے اور اعلیٰ خدمات کی ایک مثال قائم کرتے ہوئے ۱۹۷۰ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کا اکلوتا لخت جگر ہارون فیض نیازی امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول میں دن رات مستعدی سے کوشاں ہے۔

میجر غلام احمد خان نیازی: ۱۹۲۱ء میں پیدا ہوئے آپ نے بی اے کی سند حاصل کرنے کے بعد فوج میں کمیشن حاصل کیا دوسری جنگ عظیم کے دوران برما اور مشرق وسطیٰ کے جنگی محاذوں میں شامل رہتے ہوئے فوجی اعزاز سے مملو ہوئے اور ریٹائرمنٹ کے بعد ریڈیو پاکستان میں چیف سیکورٹی افسر تعینات ہیں۔ آپ کے دو فرزندان ہیں۔ عمر فیض خان نیازی پی آئی اے میں عہدیدار کی حیثیت سے ملازم ہیں دوسرے خضر فیض خان نیازی پاکستان آرمی میں کپتان کے عہدے پر فائز ہیں۔

طفیل محمد خان نیازی: موصوف فیض محمد خان کے چھوٹے بھائی تھے حد درجہ متین متدین۔ متواضع اور ملنسار شخصیت تھے۔ ان کا شوق زمیندارہ

کو فروغ دینا تھا تقسیم پنجاب کے بعد موضع بھلے والا ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ ان کے بڑے صاحبزادے بشیر احمد خان اپنے زمیندارہ میں مصروف رہتے ہیں۔ شبیّر احمد خان ایئر فورس میں ملازم اور بشارت احمد خان پاکستان نیوی میں ملازم ہیں۔

خیرالدین خان نیازی

- کپتان فیض محمد خان
  - غلام حیدر خان
    - ہارون فیض خان
  - غلام احمد خان
    - عمر فیض خان
    - خضر فیض خان
- طفیل محمد خان
  - بشیر احمد خان
  - شبیّر احمد خان
  - بشارت احمد خان

نصراں

نصراں موضع نصراں نیازی افغانوں کی ایک گوت نصر افغانوں کی آباد کردہ اُن کی ایک آماجگاہ تھی۔ کاروبارِ زندگی کی رعنائیوں اور مسرّتوں سے یہ لوگ پوری طرح متمتع اور مطمئن زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ موضع کی آبادی ۱½ ہزار کے لگ بھگ تھی مگر افغان مالکان کے چند گھرانے تھی۔ اس موضع کی معروف شخصیات حسب ذیل تھیں۔

برکت علی خان موصوف کینیا۔ نیروبی میں محکمہ ریلوے کے پہلے ہندوستانی ٹھیکیدار تھے اپنے اس کاروبار کی بدولت امتیازی طور پر متموّل اور خوشحال تھے انہوں نے اپنی مستقل رہائش نیروبی میں اختیار کی۔ ان کے تین بیٹوں میں سے بڑے یار محمد خان ممتاز زمینداروں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے بھائی علی محمد خان نیروبی میں والد کے ہمراہ کاروبار میں مصروف تھے اور ولی محمد خان پاکپتن شریف کے چک رسالو کے ایک ممتاز زمیندار متصوّر ہوتے رہے ہیں۔

یار محمد خان کے تین بیٹے ہیں اوّل تنویر احمد خان اے جی آفس لاہور میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔ محمد سعید خان پولیس میں عہدیدار ہیں تیسرے محمد سلیم خان بھی اے جی آفس لاہور میں ملازم ہیں۔

علی محمد خان کے دو فرزندان ہیں بڑے محمد اسحاق خان لنڈن میں پوسٹ ماسٹر ہیں محمد اقبال خان نیروبی میں انکم ٹیکس آفیسر تھے بعدہٗ لنڈن کی ایک مشہور فرم میں بطور انچارج آفیسر تعینات ہیں۔

ولی محمد خان کے دو بیٹے ہیں بڑے محمد اعظم خان اٹک آئل کمپنی میں انسپکٹر ہیں اور ان کے بھائی محمد اقبال خان فوج میں ریکروٹنگ آفیسر ہیں

کندیاں افغان نیازی

کندیاں - افغان نیازی: موضع کندیاں نیازی افغانوں کی ایک مختصر مگر سیدھے سادے شریف اور ضرورت سے زیادہ خود دار قسم کے لوگوں کی ایک بستی تھی۔ اس میں تین چار گھرانے نیازی افغانوں کے تھے تو باقی دیگر اقوام کے لوگ جو مختلف پیشوں سے متعلق تھے افغان مالکان کے دوش بدوش آباد تھے۔

پہلا گھرانہ: بلند خان اور پیر محمد خان پسران نور خان کا تھا۔ بلند خان اس موضع کے نمبردار اور ایک وضعدار قسم کے شریف انسان تھے۔ پیر محمد خان زمیندار تھے ان کی اولاد ساہیوال چک ۱۳۴/۹-ایل میں آباد ہے۔ بلند خان کا پوتا احمد علی خان چک نمبر ۵۹ر تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں نمبردار ہے۔

دوسرا گھرانہ نیاز محمد خان ولد کریم خان کا تھا ان کا پیشہ زمینداری ہے نیاز محمد خان کے لڑکے طفیل محمد خان روپا مہتمم موضع پرندہ تحصیل ننکانہ میں ایک مشہور زمیندار ہیں۔

تیسرا گھرانہ کاکی سندھی خان کا تھا یہ خاندان قیام پاکستان سے قبل بے نام و نشان ہو کر معدوم ہو چکا تھا۔

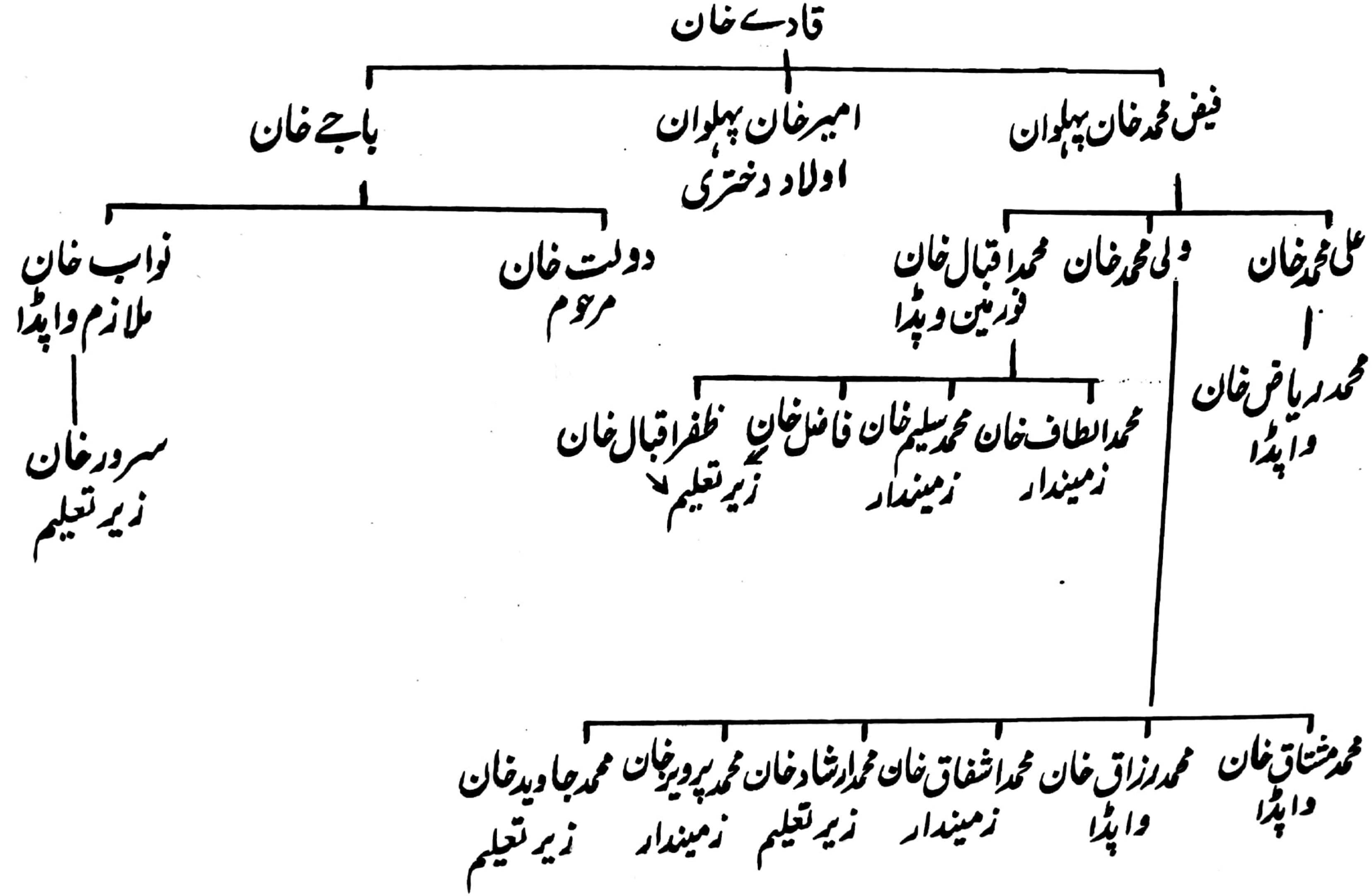
چوتھا گھرانہ قادے خان کا مشہور گھرانہ تھا۔ یہ گھرانہ بستی داؤد خان سے اس جگہ آ کر مقیم ہوا تھا اس خاندان کے افراد زمینداری کے ساتھ ساتھ ملازم پیشہ بھی ہیں۔ قادے خان کے بیٹے فیض محمد خان ایک زمیندار اور پہلوان تھے ان کے بیٹے محمد اقبال خان واپڈا میں فورمین تھے محمد اقبال خان کے دو بیٹے زمینداری کرتے تھے اور دو بیٹے زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح ولی محمد خان خلف فیض خان کے کچھ فرزندان ملازمت پیشہ ہیں تو کچھ زمینداری میں دلچسپی لیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے شجرہ۔

شجرہ

- برکت علی خان
  - یار محمد خان
    - تنویر احمد خان
    - محمد سعید خان
    - محمد سلیم خان
  - علی محمد خان
    - محمد اسحاق خان
      - محمد عامر خان
      - محمد ناصر خان
    - محمد اقبال خان
      - محمد عمران خان
  - ولی محمد خان
    - محمد اعظم خان
    - محمد اقبال خان

اس جگہ دوسرا سربراہ خاندان مداری خان نمبردار کا مشہور رہتا۔ مداری خان کا شمار علاقے کے معروف و ممتاز لوگوں میں ہوتا تھا۔ مداری خان کے بعد ان کا بیٹا نیاز خان موضع کے نمبردار اور ممتاز شخصیت تھے اسی طرح ایم اے خان۔ غلام محمد خان۔ گامی خان گدائی خان اور ذوالفقار خان نمبردار خلف نذیر خان اس موضع کی مشہور شخصیات تھیں بوہن پٹی کا ایک خاندان جو اس جگہ آکر آباد ہوا یعنی عبدالرب خان خلف ننھے خان و نارنگ خان ولد گدائی خان اس جگہ کے متمول زمیندار تھے۔

اسی طرح اس جگہ کا لودی خاندان جس کے افراد فضل حسین خان۔ فتح محمد خان۔ شیر محمد خان۔ عزیز خان۔ قاسم خان اور غلام محیؔ الدین خان خلف شمس خان تھے اپنے لزوم و خصائص کے اعتبار سے اس جگہ کی یعنی نصراں کی ایک طرح روحِ رواں متصوّر ہوتے تھے۔


قادے خان
فیض محمد خان پہلوان
امیر خان پہلوان
اولاد دختری
باجے خان
علی محمد خان
محمد ریاض خان
واپڈا
ولی محمد خان
محمد اقبال خان
فورمین واپڈا
دولت خان
مرحوم
نواب خان
ملازم واپڈا
سرور خان
زیر تعلیم
محمد الطاف خان
زمیندار
محمد سلیم خان
زمیندار
فاضل خان
زیر تعلیم
ظفر اقبال خان
زیر تعلیم
محمد مشتاق خان
واپڈا
محمد رزاق خان
واپڈا
محمد اشفاق خان
زمیندار
محمد ارشاد خان
زیر تعلیم
محمد پرویز خان
زمیندار
محمد جاوید خان
زیر تعلیم

بہادر پور

بہادر پور باہیاں

نیازی افغانوں کی یہ مشہور بستی بہادر خان نامی ایک نیازی افغان کی آباد کردہ اور اسی کے نام سے موسوم تھی۔ اس جگہ افغانوں کے علاوہ دیگر اقوام کے لوگ بھی آباد تھے۔ بہادر خان کی تیسری پشت پر محکم خان، اقبال خان اور نظام الدین خان تین بھائی تھے ان بھائیوں میں سے صرف محکم خان کی اولاد کا سلسلہ تین بیٹوں میں سے مانے خان اور باجے خان سے آگے بڑھا۔ فتح خان لاولد تھے۔

● باجے خان خلف محکم خان ایک بہادر اور ایثار پیشہ بزرگ اور اس بستی کے نمبردار تھے۔ فیاض ہونا بہادری کی صفات کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بستی کلاں والوں نے دو سو کے قریب چنگڑوں کو ان کے گھروں سے بیدخل کر کے بستی سے نکال دیا۔ یہ غریب اور بے آسرا لوگ روتے دھوتے اور سروں پہ اپنا اندوختہ اٹھائے بستی بہادر خان کے قریب سے گزر رہے تھے باجے خان موصوف نے ان کی مصیبت کا حال معلوم کر کے ان کو اپنی زمین میں آباد کیا اور ان کی دعائیں اور وفائیں حاصل کیں۔ باجے خان کی شادی کے موقعہ پہ ان چنگڑوں نے اُس دَور کے تقاضوں کے علی الرغم تین ہزار روپیہ باجے خان پہ نچھاور کیا نیز پندرہ دن تک متواتر شادی کا جشن مناتے رہے اور یہ غریب چنگڑ آخری وقت تک ان نیازی افغانوں کے وفادار اور اُن کے بے مُزد خدمت گار رہے۔

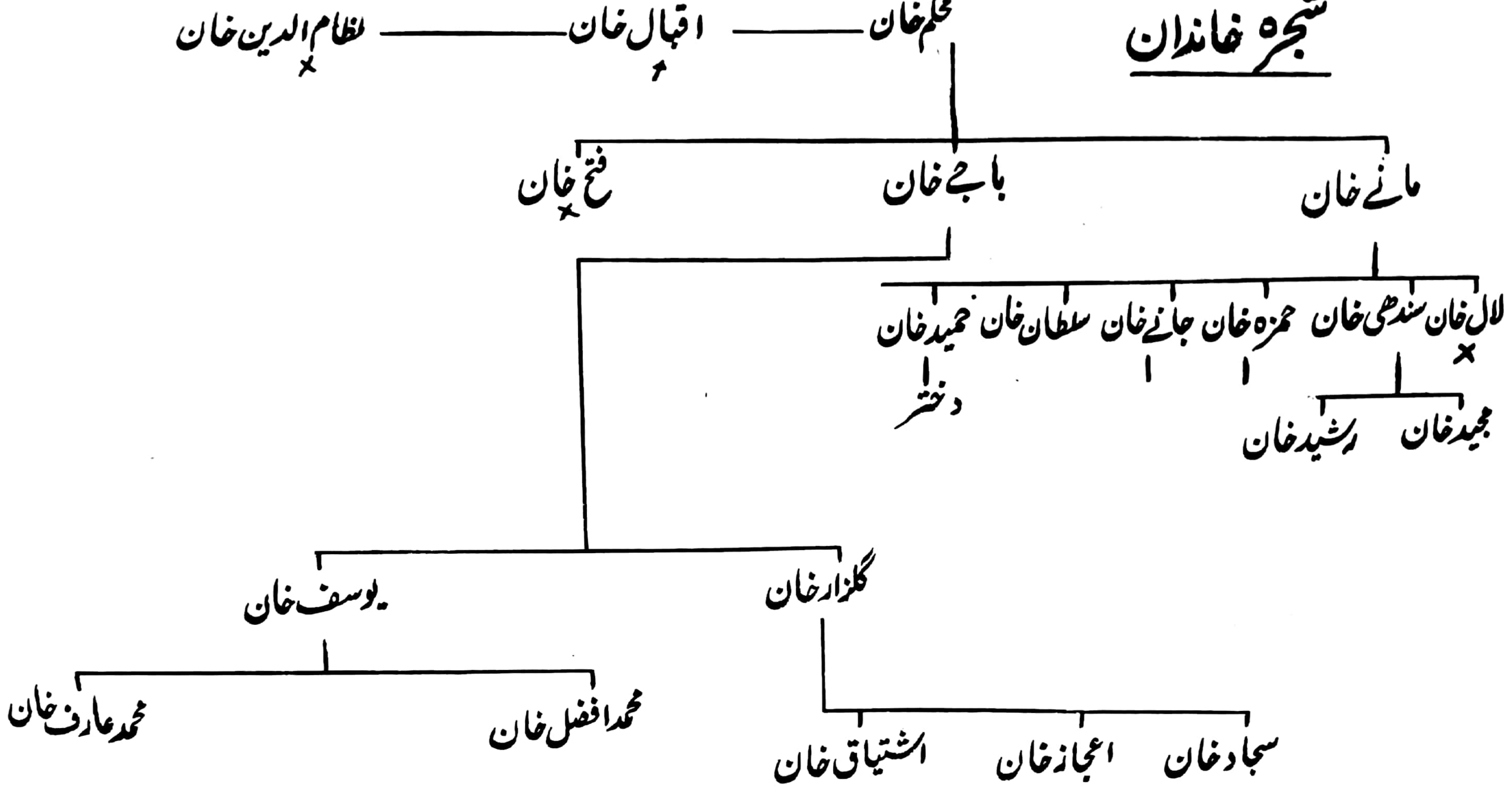
مجید خان خلف سندھی خان چک نمبر ۴۴ جڑانوالہ میں مقیم ہیں ان کا بھائی رشید خان چک نمبر ۱۰ پا دلینی میں آباد ہیں۔

گلزار خان اور یوسف خان پسران باجے خان لاہور بھاٹی دروازہ میں مقیم کاروبار کرتے ہیں۔

سندھی خان ۔ جیجو خان پہلوان اس بسی کی معروف شخصیات تھے۔ اس موضع میں موتری کی صنعت ضلع بھر میں مشہور تھی جو بیرونجات میں برآمد کی جاتی تھی۔

• اس موضع کے قصاب خاندان بڑے لڑاکے بہادر اور افغانوں کے دست و بازو سمجھے جاتے تھے۔ ان لوگوں نے چک سادہو کے حملہ آور شکست خوردہ بھگوڑوں کو لمبے ہاتھوں لیا اور راہ فرار اختیار کرنے والے قاتلوں کے سینکڑوں خونخواروں کو تہہ تیغ کر کے کسی حد تک نارووننگل کے المیہ کا انتقام لیا۔

شجرہ خاندان


نظام الدین خان
اقبال خان
محکم خان
مانے خان
باجے خان
فتح خان
لال خان
سندھی خان
حمزہ خان
جانے خان
سلطان خان
حمید خان
دختر
مجید خان
رشید خان
گلزار خان
یوسف خان
سجاد خان
اعجاز خان
اشتیاق خان
محمد افضل خان
محمد عارف خان

ترانہ افاغنہ

یاد آیا ہے کہ تھے تیغ و علم کی شان ہم
فتح تھی مہماں ہماری فتح کے مہمان ہم

تھی ہمارے سامنے ہر سربلندی سرنگوں
اوج تھا درباں ہمارا اوج کے دربان ہم

کونسا منصب نہ تھا ہم کو میسّر دہر میں
خان ہم، دیوان ہم، سلطان ہم، خاقان ہم

بحرِ ہستی میں ہمیں ہم تھے خدا کے فضل سے
موج ہم گرداب ہم سیلاب ہم طوفان ہم

مرہٹوں کی پانی پت میں جس نے توڑی تھی کمر
ہیں اسی جانباز کے بچھڑے ہوئے اخوان ہم

جس کی تلواروں کا سایہ تھی تری جائے پناہ
یاد ہے اے ہند تجھ کو، ہیں وہی افغان ہم

مٹ گئی ہے آج اگر شوکتِ ماضی تو کیا
اس کے مٹ جانے سے نہ مٹ جائیں گے اے نادان ہم

وہ جو ہیں تاریخ سے واقف انہیں معلوم ہے
ہند تک پہنچے تھے کتنے چھوڑ کر اوطان ہم

ہم جہاں ہوں گے وہیں بن جائے گا اپنا وطن
بے سروسامانیوں میں پائیں گے سامان ہم

یا کریں گے گردشِ دوراں کو اپنا ہم نوا
یا کریں گے زندگی کو موت پہ قربان ہم

وحدتِ ملت ہماری زندگی کا راز ہے
فرقہ بندی پر نہ لائیں گے کبھی ایمان ہم

کیوں نہ ہو ہم کو ہماری مملکت جان سے عزیز
اس کی خاطر لے چکے ہیں بخت کا احسان ہم

کیا عجب پھر فتح میں تبدیل ہو جائے شکست
کیا عجب پھر جیت لیں ہارا ہوا میدان ہم

محمد کبیر خان رسا جالندھری